لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر
BADR QADIAN

قیمت پیشگی للعہ

Reg. No. L. CCLXXXVIII

نمبر ۱	نوش جرعۂ صلش زجام نورالدین	Reg. — No. L. CCLXXXVIII	اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل	جلد ۱۳
	۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۲ پھاگن سنہ ۱۹۶۹			
	کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نورالدین	بروز جمعرات	ضعیف و مُردہ دلی گر بقادیان در آ	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

احباب واہل اسلام اس چٹھی پر غور فرماویں ایک دردمند دل کی تحریر ہے۔ دردمند دل سے پڑھو۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ آپ پوری توجہ کریں۔ تین ہزار ایک پرچے کے لئے۔ زیادہ نہیں۔ چاہو خریدار بنو۔ چاہو۔ امدادی رنگ میں دو۔ جس طرح ہو خواجہ صاحب کی ہمت بڑھاؤ ÷

ولینصرن اللہ من ینصرہ والسلام

نورالدین عفی اللہ عنہ ۲۶ فروری ۱۳ء

میرے مرشد و آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی سال ہوئے جب یہ آواز دی۔ اور خدا تعالےٰ نے اس آواز پر ایک جماعت انصار کی انھیں عطا کی۔ جنھوں نے وہ نمایاں اسلامی خدمت آجتک کی کہ جس کا اہل ہند نے اعتراف کیا۔ آج میں کئی ہزار میل پر بیٹھا ہوا نصاریٰ کی سرزمین سے پھر یہ آواز دیتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ میری یہ صدا خالی نہ جاوے گی۔ در اصل تو میری سب امیدوں اور آرزوؤں کو پورا کرنے والا اور میرے مقاصد کو بر لانے والا وہی سبحانہ تعالیٰ ہے جس نے مجھے اس سرزمین میں آنا فانا بھیج کر میرے سامنے اعلائے کلمۃ اللہ کا ایک وسیع میدان کھولدیا لیکن حالت اضطرار میں۔ من انصاری الی اللہ بھی پکارنا مجھے اُسی نے سکھلایا۔ یُوں تو کوئی ہفتہ نہیں گذرتا کہ ابناء الدجال مسیح کے غلام سے ذلیل و خوار نہیں ہوتے۔ اور پرائیویٹ طور پر سلسلہ گفتگو بھی مفید پیمانہ پر جاری ہے۔ لیکن دیرپا تاثیرات پیدا کرنے کے لئے کسی ایک مستقل کوشش کی ضرورت ہے۔ بلادِ غربیہ میں مسئلہ اشاعت اسلام پر جو مجھے سمجھ آیا میںنے اُس چٹھی میں اُسے لکھ بھیجا جو سالانہ جلسہ میں سنائی گئی جسکی غرض یہ تھی کہ یہاں سے کوئی رسالہ جاری ہو۔ یا ریویو آف ریلیجنز کو اس طرف منتقل کیا جاوے۔ [illegible] معلوم ہوا۔ کہ تو می مصلحتوں اور دیگر اخراجات کثیر۔ اس پندرہ [illegible] ہو سکتے جو ریویو آف ریلیجنز کا یہاں لایا جانا چاہتا تھا لہذا بعد از دعا استخارہ مشورہ میںنے ارادہ کیا ہے کہ میں ایک ماہواری میگزین یہاں سے نکالوں ÷

میری مختصر رہائش نے مجھ پر یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ دُنیا مذہب سے کچھ ایسی بیزار ہے کہ کسی امر میں جبکو مذہب سے تعلق ہو۔ ان کو اُس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ خالص مذہبی رسالہ کا خریدنا تو درکنار شاید مفت بھی اس کو پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ اسلئے یہ پسند کیا گیا ہے کہ اس کا تھوڑا سا حصّہ دیگر امور پر بھی مشتمل ہو۔ اخلاق۔ اقتصاد۔ تعلیم۔ امور سیاسی و مجلسی در اصل دُنیا نے ان کو مذہب سے الگ کر رکھا ہے۔ لیکن اسلام میں تو یہ سارے امور آجاتے ہیں۔ اس لئے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس پرچہ کی اصل

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

غرض و غائت تو مذہب ہی ہے۔ ہاں بعض طبائع کو پڑھنے کی تحریک دینے کے لئے اس میں اور امور بھی لکھ دیئے جاویں گے۔ لیکن ان کو بھی اسلامی جھلک سے رنگین کر دیا جاوے گا۔ علاوہ ازیں میرے ایک خاص دوست ہیں وہ رسالہ میں اس قسم کے مضامین کے اندراج ہونے پر ایک خاص تعداد اس رسالہ کی اپنے خرچ پر مفت تقسیم کرادیں گے۔ اُن کا ایک مقصد ہے خدا تعالےٰ اُن کو ان کے مقصد میں کامیاب کرے ٭

اس رسالہ کے اخراجات میں بحیثیت ایڈیٹر اپنی محنت اور بحیثیت مینجر اخویم ڈاکٹر عباد اللہ صاحب کی محنت میں شامل نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو اجر عظیم اپنی جناب سے دے۔ صرف چھپائی۔ اشاعت۔ کاغذ۔ محصول ڈاک اور دیگر امور ضروری کے لحاظ سے اور اُس امداد کو الگ کر کے جو میرے دوست نے دینی ہے میں چاہتا ہوں کہ ہمارے بھائی دو ہزار کاپی کی خریداری سردست کرلیں۔ اس میں ایک ہزار میں یہاں امریکہ۔ افریقہ اور یورپ میں مفت تقسیم کرونگا۔ اور یہ بالکل تھوڑا ہے یہاں تو کئی ہزار کاپی بمفت تقسیم ہو تو پھر کوئی صورت پیدا ہوگی۔ اور متواتر اور مستقل کوشش سے ہی کوئی نتیجہ مترتب ہوگا۔ میں چاہتا ہوں میرے بھائی خواہ وہ انگریزی داں ہیں یا غیر انگریزی داں اسکے خریدار بنیں۔ اردو داں اصحاب کی خدمت میں اس کا اردو ترجمہ پہنچا کرے گا۔ میں نے قیمت اسکی پانچ روپے سالانہ رکھی ہے اور حالات بالا کے لحاظ سے یہ بہت نہیں میں چاہتا ہوں کہ بعض بھائی قیمت کا لحاظ نہ کریں بلکہ عنداللہ جو کچھ اُن سے بن پڑے اس وقت میری مدد میں ایثار کردیں۔ خدا کے فضل سے میں نے آج تک ہندوستان میں مختلف کتابیں اس اصول پر شائع کیں۔ اور گذشتہ تین چار سال متواتر سلسلہ الٰہیہ کی خدمت میں کوشاں رہا۔ اور بھائیوں کی امداد سے خدا نے میری محنت کو ضائع نہ کیا۔ ہندوستان میں راستہ صاف ہوا۔ اب مصلحت ربی مجھے یہاں لائی۔ میرے ہاتھ میں کسّی اور کندہ ہے پر ربانی کندہ الی ہے۔ لیکن یہاں تو بہت کھردرے میدان۔ سنگلاخ پہاڑ۔ خار دار جھاڑیاں اور ویرانے ہیں۔ خدا ہی ہے جو میرے ہاتھ کو مضبوط اور میرے پاؤں کو طاقت ور بنا دے ٭

میں نے اپنے ایجنٹ منشی نور احمد صاحب کو مقرر کیا کہ وہ مختلف شہروں میں آپ صاحبان کی خدمت میں آویں۔ اور میری طرف سے گدائی کریں اللہ تعالےٰ آپ کے دلوں میں الہام کرے اور اگر یہ کام محض اُسی کی مشیت اور منشاء کے ماتحت ہے تو آپ کے سینوں کو میری مدد کے لیئے اور آپ کے ہاتھوں کو ایثار کے لئے کھولدے۔ والسلام

پتہ نیشنل بنک آف انڈیا
۲۶ بشپ گیٹ کمال الدین

فٹ نوٹ۔ ضروری نہیں کہ ہمارے بھائی منشی نور احمد صاحب کی انتظار کریں بلکہ براہ راست بذریعہ پوسٹل آرڈر امدادی رقم مجھے بھیجدیں۔ یا لاہور شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں بھیجدیں ٭

اصلاح

پچھلے اخبار مورخہ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۱۳ء کے صفحہ ۱۰ کالم اول سطر دوم ایک عبارت غلط چھپ گئی ہے۔ اصل الفاظ یوں ہیں لا تتمنوا عدو الله۔ احباب اپنی اخبار میں درست کرلیں ٭

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ یکم مارچ سنہ ۱۳ء سے ایک نیا درس حدیث صحیح بخاری کا حضور نے شروع کیا ہے۔ جو درس قرآن شریف سے قبل مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عصر ہوا کرتا ہے۔ اسکے نوٹ بھی انشاء اللہ تعالےٰ درس قرآن شریف کے نوٹوں کیطرح اخبار بدر میں شائع ہوا کرینگے۔ اپریل سے نیا درس قرآن شریف اخبار کے ساتھ شروع ہوگا۔ دو صفحہ درس قرآن شریف اخبار میں ہوا کرینگے اور دو صفحہ درس حدیث کے ٭

کتاب صحیح بخاری مترجم۔ ترجمہ تحت لفظ لکھا ہوا اور حاشیہ پر نوٹ معرفت دفتر بدر مبلغ ۱۵ عہ میں مل سکتی ہے۔ کتاب لاہور سے بھجوائی جائے گی ٭

اہل بیت مسیح موعود میں بہمہ وجوہ خیریت ہے حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ جمعہ کی شام کو بعد نماز مغرب اللہ تعالےٰ مولود مسعود کو عمر دراز صحت و عافیت کے ساتھ عطاء فرماوے اور خادم دین اسلام بناوے ٭

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ٹیم فٹ بال صدر مقام لاہور سے بہت سے میچوں کے بعد شیلڈ جیت کر لائی ہے۔ خدا مبارک کرے۔ اور ان بچوں کو روحانی جسمانی فتح یابیوں سے بامراد کرے۔ آمین

حضرت خواجہ صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ رسالہ انگریزی جس کا نام اُنھوں نے **مسلم ریویو** رکھا ہے۔ چھپ رہا ہے امید ہے کہ اگلی ڈاک میں یہاں پہنچ جائے گا۔ خواجہ صاحب نے بغیر کسی سرمایہ کی موجودگی کے یہ کام شروع کر دیا ہے۔ توکلاً علے اللہ۔ اب احباب کا کام ہے کہ اُن کی امداد کریں۔ اور قیمت رسالہ اور چندہ امدادی ان کو بھجوائیں۔ غیر احمدی صاحبان کے اندر بھی تحریک کر کے چندہ وصول کرنا چاہیے۔ جو صاحبان براہ راست بھیجنے میں کوئی مشکل محسوس کرتے ہوں۔ وہ معرفت دفتر محاسب صدر انجمن بھجوا سکتے ہیں۔ یہاں سے جمع ہو کر چلا جائے گا۔ مگر آسان طریق یہ ہے کہ براہ راست منی آرڈر کر دیویں بنام خواجہ کمال الدین صاحب معرفت نیشنل بنک آف انڈیا۔ لنڈن۔ برادران یہ خاص امداد کا وقت ہے۔ خواجہ صاحب اپنا وقت دے رہے ہیں۔ اپنا سارا خرچ اپنے سر پر اُٹھایا ہوا ہے۔ صرف اشاعت رسالجات کے واسطے امداد چاہتے ہیں۔ تاکہ یورپ میں اسلامی جھنڈا مستحکم گاڑ دیں۔ ہم ہزاروں روپے اپنی طرف سے خرچ کرکے تو یہ کام نہ ہوسکتا جو وہ اپنے خرچ پر کر رہے ہیں۔ رسالے کا نکلنا اشاعتِ اسلام کا ایک مستقل کام ہے ترکوں کے نام جو اشتہار خواجہ صاحب نے چھاپا ہے اس کا اقتباس انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کیا جائے گا ٭

بنگال اور یوپی کے دوست توجہ فرماویں

ایک معزز احمدی دوست کو ایک ہستی کی تلاش ہے۔ جو ۹ فٹ قد کی ہو اور بلا کسی عیب کے ہو۔ کوئی صاحب سراغ لگا کر ایڈیٹر بدر [illegible]

ایک شخص کے چند سوالوں کے جواب از حضرت خلیفۃ المسیح

کبیرہ

سوال ۱ بروئے قرآن کریم کبائر کیا کیا ہیں +

جواب ۱ ہر ایک بدی کی ایک ابتداء ہوتی ہے۔ ایک اوسط ہوتا ہے۔ اور ایک انتہا ہوتا ہے۔ انتہا کو کبیرہ کہتے ہیں۔ جو شخص ابتدا اور اوسط کا مرتکب ہو جاوے اور انتہا سے بچ جائے اس کا گناہ بخشا جاتا ہے۔ تجتنبوا کبائر میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ مثلاً ایک شخص نے کسی کا مال دیکھا اس کے دل میں لالچ پیدا ہوا کہ اس کا مال چوری کروں۔ یہ چوری کا ابتدا ہے۔ اُس نے اُس کے گھر میں داخل ہونے کے وسائل پیدا کئے اور داخل ہوا۔ یہ اوسط ہے۔ اب باقی رہا مال کو لیکر چلے آنا۔ یہ انتہاء ہے اور اس کا نام کبیرہ ہے اگر اس وقت اسکے دل میں خشیت اللہ پیدا ہوا اور وہ چوری کا مال نہ لے۔ اور اپنے پہلے خیال اور دخل پر پشیمان ہو کر چلا آئے تو اِس کبیرہ کا ارتکاب نہ کرنے کے سبب اِس گناہ کا ابتداء اور اوسط اُسے معاف ہو جائے گا۔ قرآن شریف نے کبائر کی کوئی تعداد مقرر نہیں فرمائی۔ ہر گناہ کی آخری حالت کا نام کبیرہ ہے +

رکعاتِ عشاء

سوال ۲ دارالامان میں تعداد رکعاتِ عشاء کا معمول کیا ہے +

جواب ۲ ہمارا معمول یہ ہے فرض ۴- سنت ۴- وتر ۳- بیٹھ کر ۲- کل ۱۳ رکعت +

وارکعوا

سوال ۳ نماز باجماعت کی تاکید میں واركعوا مع الراكعين کا ارشاد ہوا ہے۔ واسجدوا وغیرہ نہ ہونے کی مصلحت اور حکمت کیا ہے +

جواب ۳ رکوع۔ رکعت کا درمیانی حصہ ہے الفاظ رکوع اور رکعت ایک ہی مادہ سے نکلے ہیں۔ رکعت میں کھڑا ہونا۔ بیٹھنا۔ سجدہ کرنا اور رکوع کرنا سب شامل ہیں۔ جو شخص نماز جماعت میں رکوع میں آکر ملجائے اسکی رکعت ہو جاتی ہے سجدہ میں آکر ملنے سے وہ رکعت نہیں ہوتی۔ اس واسطے جماعت نماز کی تاکید کے وقت رکوع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے +

مامور کو نہ ماننے کا عذاب

سوال ۴ کیا عذاب الٰہی جو مامور کے ظہور کا نشان ہو اس کے واصل الی اللہ ہونے کے بعد بھی رہتا ہے ؟

جواب ۴ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تھے تو آپ کے بعد قیصر و کسریٰ مفتوح اور ہلاک ہوئے۔ کیا مامور کے منکر جو اسکی وفات کے بعد مرینگے دوزخ میں نہ جائینگے۔ ؟ عذاب تو مامور کی وفات کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ یہی ہمیشہ سے سنت اللہ ہے +

صلوٰۃ الوسطیٰ

سوال ۵ صلوٰۃ الوسطےٰ سے کونسی نماز مراد ہے ؟

خدا تعالےٰ نے کسی نماز کا نام نہیں لیا تو ہم اُسکی تعیین کس طرح کر سکتے ہیں۔ اِس سے سب نمازوں کی تاکید نکلتی ہے (دن کی درمیانی نماز ظہر ہے رات کی تین نمازوں میں سے درمیانی عشا ہے دن کے آخر کے درمیان عصر ہے بیداری کے ثلث آخر کے درمیان مغرب ہے۔ روشنی اور تاریکی کے وقت کے درمیان فجر ہے (ایڈیٹر)

خواجہ صاحب کا خط حضرت کی خدمت میں

بخدمت حضرت اقدس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم +

میرے مخدوم- میرے آقا- میرے محبوب میرے مطاع سلمہ اللہ تعالےٰ۔ الصلوٰۃ والسلام علیکم۔ خدا تعالےٰ آپ کو صحت عطا کرے۔ خدا تعالےٰ آپکو بہت بہت سال ہمارے سر پر قائم رکھے۔ خدا تم آپ کو خوب جسمانی طاقت عطا کرے۔ میں کس منہ سے آپ کے احسان گنوں۔ میں کس زبان سے اُس دن کے گُن گاؤں۔ جس دن آپ نے حضرت مغفور کیطرف میری رہنمونی کی جنکی توجہ اور تعلیم نے ایک مختصر روحانی درخت میرے دل و دماغ میں لگایا جسکی آبیاری اور پرورش آپ کے ہاتھ سے ہوئی +

ایک مشہور پادری ڈاکٹر آف السبات کی ہرزہ درائی اور دعوئی مجھے یہاں لایا۔ اور خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے اُس کو ذلیل کرایا اور فبھت الذی کفر کا نقشہ میں نے جس رنگ سے آج پورا ہوتا دیکھا وہ اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ جیسے اسکی مفصل تفصیل مفتی صاحب کو لکھدی ہے حضور سن لیں +

میرے پیارے۔ سخت ضرورت ہے۔ کہ استقلال اور قیام کے ساتھ یہاں کام کیا جاوے تبلیغ بذریعہ لکچر یہاں بے سود امر ہے۔ اگر وہ بھی کرونگا میں ایک تجویز میں ہوں جو عملی رنگ میں دو ہفتہ کے اندر خدمت میں پہنچے گی +

دُعا- دُعا- دُعا- دُعا-

کمال الدین وکیل از کیمبرج

۳۰- جنوری سنہ ۱۳ء

حضور والا کا ہاتھ کا لکھا ہوا عنایت نامہ ملگیا انشاء اللہ حسب الارشاد دُعا میں مصروف رہونگا +

چکڑالوی منطق

برادرم مکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چکڑالوی صاحبان کا یہ اعتراض کہ اللہ اکبر کہنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے جبکہ اکبر صیغہ اسم تفضیل ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ اور بھی آلہہ ہیں جو صاحب کبریا ہیں اور اللہ تعالیٰ صفت کبریاء میں منجملہ ان کے افضل الٰہ ہے" ظاہر کرتا ہے کہ اب وہ قرآن کریم پر بھی اعتراض کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں اور اہل قرآن کے لفظ کا اطلاق بھی آئندہ اپنی نسبت روا نہ رکھینگے۔ کیونکہ یہی صیغہ قرآن کریم میں سینکڑوں جگہ پر اللہ تعالےٰ کیطرف منسوب ہوا ہے مثلاً اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ سبح اسم ربک الاعلےٰ۔ اقراء و ربک الاکرم۔ ھو اعلم بکم اذ انشاء کم من الارض ولذکر اللہ اکبر۔ وغیرہ وغیرہ۔ پس اگر اللہ اکبر میں اکبر کے لفظ سے دیگر الٰہ کا ہونا اور پھر ان کا صاحب کبریاء ہونا پایا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مذکورہ بالا

اسشلہ میں یہ معنے نہ لئے جائیں۔ تعالیٰ اللہ من ذلک علوا کبیرا۔ شاید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے انکے رُکنے اور روکنے کی اصل وجہ یہی ہو۔ کہ انکی منطق کے رو سے آیات مذکورہ بالا سے تعدد آلہہ کے مسئلہ کا ثبوت ملتا ہے نعوذ باللہ منہ +

یاد رہے کہ اللہ اکبر میں لفظ اکبر کے ساتھ کسی مفضل علیہ کا ذکر نہیں پس اپنے ذہن سے کوئی مفضل علیہ نکال کر اس فرضی مفضل علیہ کی بنا پر ایسے کلمہ پر اعتراض کے لئے آمادہ ہو جانا جبیر پہلوں سے لے کر پچھلوں تک عرب و عجم کے دشمنانِ اسلام میں سے جن میں ہزارہا بڑے بڑے مدعیان فصاحت و بلاغت بھی تھے اور ہیں کبھی ایک بھی باوجود تحدی کے اس کلمہ پر اعتراض کرنے کی جرأت نہ کر سکا اگر ...... نہیں تو اور کیا ہے۔ نہ تو اس جگہ اکبر کے ساتھ الا اللہ مذکور ہے اور نہ من سائر الالٰہ۔ پس* اللہ اکبر سے تعدد الٰہہ پر استدلال کرنا چکڑالوی صاحبان کے شایان شان ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ افعل تفضیل کا صیغہ ہمیشہ تفضیل کے لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ بسا اوقات اسم فاعل کے معنے میں ہوتا ہے دیکھو قواعد اللغۃ العربیہ ص۳۸ بحث اسم تفضیل۔ "وقد یستعمل بمعنے اسم الفاعل نحو اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ" (ترجمہ) "اسم تفضیل کا صیغہ اسم فاعل کے معنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے آیت مذکورہ میں"

والسلام۔ فقط۔ محمد اسماعیل عفی عنہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان - ۸ فروری سنہ ۱۹۱۳ء

* اور اگر بالفرض مذکور بھی ہوتے تو بھی تفضیل باتعدد الٰہہ پر استدلال نہیں ہو سکتا تھا۔ جیسا کہ اس آیت میں ہے۔ یدعوا لمن ضرہ اقرب من نفعہ +

دعا مدد

(۱) چوہدری امیر محمد خان صاحب مختار عام صدر انجمن قادیان کے گھر اللہ کریم نے اولاد نرینہ عطا فرمائی ہے۔ احباب دُعا فرماویں۔ کہ اُسے الہ العالمین عمر دراز عطا کرکے صالح اور خادم دین بنائے +

(۲) ایک غریب احمدی برادر منشی برکت علی سکنہ چک سادہ ضلع ہوشیارپور۔ مخالفانِ سلسلہ احمدیہ کے ہاتھوں سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ جو اُن کو تنگ کرکے گاؤں سے نکالنے پر آمادہ ہیں۔ برادرانِ احمدی نہایت صدق دل سے ان کی مصیبت کے فرو ہونے کے واسطے دُعا فرماویں۔ نیز مخالفوں کے واسطے کہ اللہ کریم اُن کو بھی ہدایت نصیب کرے +

دیو سماج کے بانی کا اصلی جیون چرتر

یہ کتاب ایک پُرانے دیو سماجی پنڈت گردھر رائے بشواسی کی تصنیف ہے

دیو سماج کے بانی کے حالات کو اس میں واضح کیا گیا ہے۔ پنڈت صاحب اب دیو سماجی نہیں ہیں اسواسطے جس سپرٹ میں وہ یہ کتاب لکھ سکتے ہیں وہ ظاہر ہے لیکن واقعات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا قیمت ۲ر فی نسخہ ملنے کا پتہ۔ پنڈت گردھر رائے فوٹو گرافر۔ انارکلی۔ لاہور +

حقیقت کا عکسی شیشہ

یہ چھوٹا سا رسالہ بھی پنڈت صاحب موصوف کی تصنیف اور ستیا نند اگنی ہوتری بانی دیو سماج کے عجیب حالات پر مشتمل ہے۔

قیمت ۶ پائی فی نسخہ ملنے کا پتہ۔ پنڈت گردھر رائے بشواسی فوٹو گرافر۔ انارکلی۔ لاہور +

برق آسمانی بر فیصلہ ابو احمد رحمانی

مؤلفہ جناب حکیم مولوی خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر۔ کسی غیر احمدی مولوی کی کتاب فیصلہ آسمانی کا مدلل اور مسکت جواب ہے حکیم صاحب نے بہت کوشش سے لکھا ہے۔ یہ کتاب علاقہ بہار بنگال میں بہت شائع کرنی چاہیئے قیمت ۴ر فی نسخہ ملنے کا پتہ۔ سید محمد عبد الغفار صاحب تاجر کتب۔ بڑا بازار۔ مونگیر +

مسئلہ تکفیر

مولوی عبد الماجد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے سوال کیا تھا کہ کیا آپ غیر احمدی مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور مجھ کو آپ کافر جانتے ہیں۔ اسکے جواب میں حضرت نے لکھا تھا کہ ہم کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر نہیں سمجھتے اس کے جواب الجواب میں پھر مولوی محمد عبد الماجد صاحب نے خط بقلم محمد عصمت اللہ صاحب ہیڈ مولوی اسکول حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پہنچا جس میں لکھا ہے۔ کہ نہایت افسوس کے ساتھ عرض ہے کہ آپ کی تحریر صاف طور سے پڑھی نہیں گئی آپ اپنی صحیح رائے سے مطلع فرماویں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب میں لکھا ہے۔

مولنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بجواب مکرمت نامہ عرض ہے۔ جب ایک شخص اپنے آپ کو مسلمان یقین کرتا ہے۔ تو فرمایئے۔ میرا کیا حق ہے کہ میں اُسے کہوں تو مسلمان نہیں کیا میں علیم بذات الصدور ہوں۔ نہیں ہرگز نہیں اور کیا میرے قبضہ میں بہشت اور دوزخ کی کنجیاں ہیں۔ ہرگز نہیں هل شققت قلبه میرے زیر نظر ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ میرا جواب بالکل صاف ہے۔ باقی رہا آپ کا افسوس۔ اور نہایت افسوس۔ سو اُس پر عرض ہے۔ ہزاروں کو مجھ پر افسوس ہوگا۔ ان میں آپ کا اضافہ تعجب کا موجب نہیں +

میری رائے کی کوئی ضرورت نہیں۔ مسلمان بیکار اور نکمے ہیں۔ آج ان کو ایسے کام ضروری اور اصل مطلب کی طرف توجہ نہیں۔ یہ تحریر میرے ہاتھ کی ہے میں اس سے عمدہ نہیں لکھ سکتا +

انجمن احمدیہ مونگیر کا ہاتھ بٹاؤ

انجمن احمدیہ مونگیر صوبہ بہار میں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک زندہ اور کارکن جماعت ہے۔ انجمن مذکور نے گزشتہ سالوں میں تبلیغ سلسلہ کے لئے جن مصائب اور مشکلات کو برداشت کیا ہے وہ ایک دردانگیز داستان ہے ہر قسم کے ابتلا اس چھوٹی سی جماعت پر آئے مگر انھوں نے محض خدا تعالےٰ کے فضل اور تائید سے ان کو برداشت کیا انجمن مذکور کے کارکن اور مستعد سکرٹری حکیم خلیل احمد صاحب کے سامنے ہر قسم کے لالچ اور خوف رکھے گئے۔ مگر انھوں نے پورے صدق اور وفا سے قدم آگے بڑھایا۔ سال گزشتہ کے مباحثوں میں انجمن کے مٹھی بھر آدمیوں نے ہزار سے زیادہ روپیہ خرچ کیا اور اسوقت تک کوئی کتاب کوئی رسالہ یا اشتہار فریق مخالف کی طرف سے نہیں نکلا جس کا جواب انجمن مذکور نے نہ دیا ہو +

مونگیر میں مَیں نے خود جا کر دیکھا کہ مخالفین نہایت

شدت اور سختی کے ساتھ جماعت کو ہر قسم کے دکھ دیتے۔ انکے کاروبار میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ مگر وہ اللہ کے بندے۔ صبر اور شکر کے ساتھ قدم آگے بڑھا رہے ہیں +

اب کئی مہینوں سے **انجمن** ایک مسجد کے مقدمہ کی پیروی کر رہی ہے +

مسجد کا مقدمہ ہر چند ایک مقامی مقدمہ ہو سکتا ہے مگر اصولی طور پر یہ کام کل جماعت کے کرنے کا ہے انجمن احمدیہ مونگیر اپنی بساط کے موافق بڑے جوش اور ہمت کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہے۔ مگر فریق ثانی کی طاقت بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور غریب انجمن **قانونی مدد** کے لئے اپنے فنڈز کو نہایت کمزور پاتی ہے اس لئے تمام انجمنوں کا یہ فرض ہے کہ اس موقعہ پر وہ انجمن احمدیہ مونگیر کی مدد کریں +

میں نے سردست مختصر الفاظ میں اس ضرورت کو قوم کے سامنے رکھ دیا ہے قوم کا فرض ہے کہ وہ اس کے احساس کے لئے اپنے سینوں کو کھولدے جو صاحب اس غرض کے لئے کوئی روپیہ بھیجیں وہ حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر محلہ دلاور پور کے نام سے بھیجدیں وہ باقاعدہ حساب شائع کرتے رہیں گے۔ وباللہ التوفیق (الحکم)

مولوی محمد علیصاحب

مولوی محمد ابراہیم صاحب سکرٹری چک نمبر ۹۹ شمالی علاقہ سرگودہا نے مولوی محمد علی صاحب بدوملہی کی طرف ایک خط لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ منشی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس سرگودہا کے ساتھ تجویز قرار پائی ہے۔ کہ کوئی مولوی ضلع شاہ پور میں تبلیغ کے واسطے مقرر ہو۔ کیا آپ اس کام کے واسطے متعین ہو سکتے ہیں +

مولوی محمد علیصاحب نے یہ خط بجنسہٖ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں کلرکی کی نسبت اس کو بہتر سمجھتا ہوں تم اُدھر چلے جاؤ +

پس مولوی محمد علی صاحب اپنے احباب کو اطلاع کرنا چاہتے ہیں کہ وہ انشاء اللہ علاقہ سرگودہا میں جلد پہنچیں گے۔ امید ہے کہ احباب علاقہ سرگودہا مولوی محمد علیصاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے اور ان کی اعانت کریں گے +

کچھ بھی نہیں

(از نیازمند مجید حسن متین مالک اخبار مدینہ)

دیدۂ عبرت سے دیکھو تو جہاں کچھ بھی نہیں
اک مرقع ہے فنا کا اور یہاں کچھ بھی نہیں
ہوگیا ظاہر یہ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَان سے
تخت و تاج و چتر اور قصر و مکاں کچھ بھی نہیں
عیش و عشرت۔ لطف و راحت رنج و غم۔ درد و الم
جیتے جی کے سب ہیں جھگڑے پھر میاں کچھ بھی نہیں
کل جہاں تھے حکمراں اسکندر و دارا و جم
آج دیکھا تو وہاں اُن کا نشاں کچھ بھی نہیں
اب خسرو کا محل ہے اور نہ قصر کیقباد
اب سوائے نام زیر آسماں کچھ بھی نہیں
اب نہ بونا پارٹ باقی ہے نہ ولیم کا نشاں
مٹ گئے سب مٹ گئے اب مہرباں کچھ بھی نہیں
ظالمو ترکوں سے تمنے کیوں لڑائی ٹھان لی
فائدہ اس میں تمہارا سُن لو۔ ہاں کچھ بھی نہیں
کشت و خوں کا شوق تم کو اسقدر کیوں ہوگیا
جانتے بھی ہو کہ نیرنگ جہاں کچھ بھی نہیں
نام مٹ سکتا نہیں تم سے کبھی اسلام کا
ہم مسلماں ہیں ہمیں پروائے جاں کچھ بھی نہیں
غور سے سن لو متین کا قول ہے بالکل درست
اپنی نظروں میں گلستان جہاں کچھ بھی نہیں

ایک لیڈی مسلمان

برادرم۔ السلام علیکم۔ وقت بہت تنگ ہے۔ اسکے ساتھ کا مضمون جو ووکنگ کے متعلق ہے اُسکی نقل بھی نہیں کی۔ وہ درج اخبار ہوتا ہے + حضرت کو خلاصہ یا کل سُنا دیا جاوے +

آج خدا نے بڑا مبارک جمعہ کیا۔ یہاں میرے حلقہ ملاقات خاتونان انگلینڈ میں ایک خاتون مسز ابراہام ہیں یہ سکاٹلینڈ کی باشندہ ہیں۔ اور ایک کرنل کی لڑکی ہیں۔ میں آہستہ آہستہ اپنے طریق پر تبلیغ کرتا رہا۔ آج وہ جمعہ میں خطبہ میں موجود تھی مجھے خدا نے ایک عمدہ مضمون قرآن کی خاص خصوصیت پر سوجھایا اُس کا اثر اس پر بہت ہوا۔ میںنے کل حضرت صاحب کے خط میں لکھا ہے کہ ایک یورپین خاتون قریب آ رہی ہے۔ جو اس خط کے ساتھ ملیگا +

بعد از خطبہ وہ بطیب خاطر نماز میں شریک ہوئی۔ اور اُس نے نماز ہمارے طریق پر ادا کی۔ اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے آپ اور برادران اور حضرت صاحب اُسکی استقامت کے لئے دُعا کریں + آپ اس کو بطور پیشگوئی کے کامل پورا ہونا نہ ابھی سمجھ لیں۔ خدا تعالےٰ عنقریب حضرت مغفور علیہ السلام کا خواب پورا کرے گا۔ لیکن تفاول کے طور ایک عجیب بات لکھتا ہوں +

یہ پہلی یورپین عورت ہے جس نے میرے ساتھ میری اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔ اس کا لباس آج حسن اتفاق سے خاکی ساٹن کا تھا کیا یہ اُن سفید پرندوں میں سے پہلا پرندہ نہیں۔ جس کے پر (یعنے لباس) خاکی حضرت نے مکاشفہ میں دیکھے۔ جانوروں کے پر اُن کا لباس ہوتا ہے اور جسم پوش + اس خاتون کا جسم پوش خاکی تھا اور سفید پرندہ تو وہی ہے + مبارک مبارک۔ مبارک +
کمال الدین

رسید زر

۱۶- نومبر ۱۳ء

منشی عبد المجید صاحب ۳۰۵۵ للعہ
منشی سردار محمد صاحب ۲۵ للعہ منشی عبد الکریم صاحب ۱۳۱۸ للعہ ۲ر
شیخ خدا بخش صاحب ۷۰ للعہ منشی محمد جعفر خانصاحب ۴۹ للعہ
منشی سرفراز خاں صاحب ۱۵۹ ۱۲ر میاں عزیز الدین صاحب ۱۱۸۰ ۳ر
سید غلام صفدر صاحب ۱۷۸۹ عا
منشی عبد الحمید خاں صاحب ۲۲۸۶ ۸ر للعہ

۱۷ نومبر ۱۸ نومبر ۱۳ء

منشی خیر الدین صاحب ۶۹۵ للعہ
شیخ بہادر علیصاحب ۲۹۰۷ عا ۱ر
سید حیات علی صاحب ۱۹۲ للعہ ۲ر
میاں پیر محمد صاحب ۱۳۹۹ سے ۲ر
بابو غلام رسول صاحب ۱۷۸۵ صہ ۸ر

میاں ہدایت اللہ صاحب ۱۳۴۴ عا/

۲۱- نومبر سنہ ۱۲ء

منشی محمد صفی صاحب ۳۰۶ عا۸/ مرزا عبد الکریم صاحب ۲۲۵ للعہ
منشی احمد حسین صاحب ۲۷۱۷ ۱۳/ منشی محمد اشرف بیگ صاحب ۸۷۳ للعہ
منشی غلام رسول صاحب ۱۱ للعہ۲/ منشی احمد علی صاحب ۱۳۲۶ عا/
منشی یار محمد صاحب ۲۷۵ للعہ میاں عبد القادر صاحب ۱۴۹۵ للعہ

منشی نور محمد صاحب ۱۹۴۷ عا۸/
مولوی محمد شریف صاحب ۳۰۵۹ عا۸/

۲۲-۲۳-۲۴-۲۵- نومبر سنہ ۱۲ء

منشی فرمان علی صاحب ۲۵۹۶ صہ/
سید احمد حسن صاحب ۱۱۷۵ للعہ
حکیم احسان الہٰی صاحب ۲۲۰۲ للعہ۲/
بابو حیدر علی صاحب ۲۴۹ للعہ۳/
ڈاکٹر محمد سلیمان صاحب ۸۸۸۱ عا۸/

۲۷- نومبر سنہ ۱۲ء

منشی سراج الدین صاحب ۳۱۹ عا
میر شرف الدین صاحب ۲۰۹۴ للعہ
منشی عبد الخالق صاحب ۳۰۶۷ للعہ
منشی ماجد حسین صاحب ۳۰۶۳ عا۸/

۲۸- نومبر سنہ ۱۲ء

مرزا عزیز بیگ صاحب ۱۷۹۸ عا۷/
چوہدری عمر الدین صاحب ۶۴۵ عا۸/

۲۹- نومبر سنہ ۱۲ء

منشی پیر انداتا صاحب ۲۱۷۷ عا۱/
منشی محمد عمر صاحب ۳۰۶۴ عا۸/

۳۰- نومبر سنہ ۱۲ء

میاں جان محمد صاحب ۱۷۶۵ عا۱۰/
منشی گل محمد صاحب وغیرہ ۳۰۶۵ عا۸/
مولوی قدرت اللہ صاحب ۷۱۸ للعہ۴/

۳- دسمبر سنہ ۱۲ء

منشی عبد الرحیم صاحب ۲۴۶۰ للعہ۹/
میاں محمد امیر صاحب ۹۰۷ عا۸/
منشی مولا بخش صاحب لاہور ۲۹۵۶ عا۸/
ملک مولا بخش صاحب گجرات ۲۷۷ للعہ۲/

۴- دسمبر سنہ ۱۲ء

بابو نور دین صاحب ۶۴۷ عا۲/
منشی رحیم بخش صاحب ۱۰۹۴ ہے/

۵- دسمبر سنہ ۱۲ء

منشی شیر محمد صاحب ۳۰۶۶ عا۸/

۷- دسمبر سنہ ۱۲ء

حاجی الہٰی بخش و رحیم بخش صاحبان ۱۰۸۳ للعہ/

۱۰- دسمبر سنہ ۱۲ء

سید ارشاد علی صاحب ۱۱۳۳ للعہ/
میاں عبد المجید صاحب ۳۰۲۱ عا/

۱۸- دسمبر سنہ ۱۲ء

محمد عمر صاحب دستی خاں صاحب ۱۵۷ عا۸/
بابو محمد ایوب صاحب ۲۳۲۶ عہ/
منشی نذیر احمد صاحب ۳۰۵۶ للعہ/
شیخ فیض بخش صاحب ۳۰۶۸ للعہ
چوہدری مرزا خان صاحب ۳۰۷۰ عا۸/
منشی ابو عبید اللہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب ۲۸۲۶ عا

۱۷- جنوری سنہ ۱۳ء

میاں فیاض علی صاحب ۳۰۱۴ عا۸/
مستری مہر اللہ صاحب ۱۹۹۳ عہ/
نذیر الدین صاحب ۱۶۳ للعہ/

۱۸- جنوری سنہ ۱۳ء

مرزا ناصر علی صاحب } قیمت اخبار
مرزا ظفر علی صاحب } ۳۰۸۸ للعہ/
منشی عطا محمد صاحب سگنیلر گوجر خاں ۷۴۷۴ عہ۱۲/
قاضی عبد اللہ صاحب ۳۰۸۷ عا۸/
منشی سراج دین صاحب ۳۰۰۴ عہ۸/

۲۱- جنوری سنہ ۱۲ء

طاہر اینڈ کو بمبئی ۳۰۹۰ للعہ/
شیخ محمد دین صاحب ۳۰۸۹ عہ۵/
منشی ولی محمد صاحب ۱۵۲۷ عہ/
منشی عبد الغنی صاحب ۳۴۸ لعہ/
منشی غلام مجتبےٰ صاحب ۲۷۰۵۱ للعہ/
منشی نظام الدین صاحب افریقہ ۱۱۹۳ ے

بقایا ۲۱- دسمبر سنہ ۱۲ء

منشی محمد علم دین صاحب ۲۲۴۶ للعہ۱۵/

۲۶- دسمبر سنہ ۱۲ء

منشی محمد قاسم صاحب ۳۰۷۲ للعہ/
شیخ عبد السلام صاحب ۳۰۷۱ عا۸/
منشی جان محمد صاحب ۲۴۵۳ عہ/
منشی غلام جیلانی صاحب ۳۰۷۳ عا۸/

۲۸- دسمبر سنہ ۱۲ء

منشی حشمت اللہ صاحب ۱۲۸۷ للعہ/

۳۱- دسمبر سنہ ۱۲ء

منشی علی بخش صاحب ۱۱۹ ہے۲/

۳- جنوری سنہ ۱۳ء

منشی محمد حسین صاحب ۳۰۸۳۱ عہ/

۶-۷- جنوری سنہ ۱۳ء

منشی عنایت اللہ صاحب ۲۲۱۱ عا/
محمد عبد اللہ صاحب ۱۶۹۱ للعہ۵/
منشی عبد العزیز صاحب ۳۰۸۵ عا۸/

۸-۹- جنوری سنہ ۱۳ء

منشی دلاور علی صاحب ۳۰۸۴ ہے/
منشی غلام محمد صاحب ۳۰۸۰ عا۸/

۱۴- جنوری سنہ ۱۳ء

منشی حامد خاں صاحب ۵۷۹ عہ/
منشی جلیل صاحب ۹۲۹ عا
منشی خیر الدین صاحب ۲۹۰۶ عا۲/

۱۵- جنوری سنہ ۱۳ء

منشی عطاء الہٰی صاحب ۱۱۱ للعہ
حاجی عبد الحمید صاحب ۲۵۳۰ للعہ۸/
بابو ایوب صاحب ۲۳۲۶ عہ
مولوی سید عمر صاحب ۳۰۹۱ عہ۵/
منشی محمد فاضل صاحب ۱۰۲۷ عا۹/

۳۰- جنوری سنہ ۱۳ء

چوہدری مولا بخش صاحب ۲۵۳۱ ہے۷/

۳۱- جنوری سنہ ۱۳ء

منشی گلاب دین صاحب ۷۳۵ ۱۴/
مولوی مولا بخش صاحب ۳۰۹۵ عا۸/

یکم فروری سنہ ۱۳ء

بابو فیض الرحمٰن صاحب ۱۱۸۱ عا۱۴/

۴- فروری سنہ ۱۳ء

منشی غلام مرتضےٰ صاحب ۱۳۵۰ للعہ۴/
شیخ نیاز احمد صاحب ۵۶ للعہ۲/
میاں فخر الدین صاحب ۶۲ للعہ۲/
کرم الہٰی صاحب ۱۴۰۰ للعہ۲/
میاں قادر بخش صاحب ۱۶۱۷ للعہ۴/

کلام امیر

فرمایا حضرت نوح کے زمانہ میں بھی قوم ایسی ہی آرام میں اور دولت مند تھی۔ جیسے کہ آجکل ہے۔

فرمایا خدا کے مرسلین اور ماموریں پر ایمان نہ لانے کی وجہ ضد۔ ہٹ اور اپنی بات کی پچ ہے۔ جب ایک دفعہ تکذیب کر بیٹھے تو بس اپنی بات پر اڑ گئے یہ عادت بڑی ابتلا میں ڈالنے والی ہے

فرمایا مسلمانوں میں بڑا تکبر ہے۔ ذلیل بھی ہیں مال بھی پاس نہیں مگر پھر بھی متکبر ہیں۔

فرمایا میری سمجھ میں پہلے ہمیشہ دشمن کو وار کرنیکا موقع دینا چاہئے۔ خود پہلے حملہ کرنا نہیں چاہئے۔ مباحثہ یا جنگ ہو۔

فرمایا دعا بڑی بھاری چیز ہے ایک حدیث ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کے آستانے پر ایسا گرے کہ بس اس میں محو ہو جائے تو یہ ذرات عالم اُس کے قبضہ میں ہو جاتے ہیں جب لوہا گرم ہو جاتا ہے یہانتک کہ آگ اُس کو اپنے رنگ میں رنگین کر کے سرخ کر دے تو اسکو النار کہہ سکتے ہیں۔ وہ بھی ہر چیز کو آگ ہی کی طرح جلا سکتا ہے۔

بعض آدمی بڑے بڑے متبرک مقامات میں دعا کرنے جاتے ہیں مُنہ سے کہتے ہیں یارب یارب مگر اُنکا لباس حرام اور اُن کا کھانا حرام ہوتا ہے۔ تو پھر دعا کیونکر قبول ہو؟

فرمایا میرا باپ بڑے حوصلہ والا اور امیر آدمی تھا ہم ہر قسم کے میوے اپنے کھانے پر دیکھتے تھے۔ اور ہر جگہ کے انار اور سیب و انگور وغیرہ ہم کھانے کے ساتھ کھاتے تھے مگر وہ ہم کو کبھی نقد پیسے نہیں دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شے تم چاہو ہم تمکو منگا کر کھلا دینگے۔ مگر نقد پیسے نہ دینگے۔ ایک دفعہ میں عید میں جا رہا تھا میں نے کہا کہ آج تو مجھ کو پیسے دیجئے فرمایا کہ جو کچھ کہوگے ہم تم کو منگا دینگے۔ پیسے کیا کروگے اس وقت اُنھوں نے مجھ کو آدھ آنہ دیا تھا۔

غرض یہ ضروری ہے کہ یہاں بورڈنگ ہوس میں لڑکوں کے پاس نقد پیسے نہوں اور جس چیز کو لڑکے کہیں مہتمم اُن کو منگا کر کھلا دیں۔ میں نے مراۃ العروس ساری پڑھی ہے اس میں ایک نکتہ سُنتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ شرفا کا ذلیل لوگوں سے اور امیروں کا غریبوں سے اور بڑوں کا چھوٹوں سے تعلق اچھا نہیں۔

فرمایا میں چھوٹا سا تھا۔ اور ہمارے ملک میں اندھیر تھا۔ جب میں اپنے اُستاد سے سبق پڑھنے لگا تو کلکتہ کا ایک شخص محض خدا کے فضل سے آگیا۔ اس نے میرے اُستاد سے میری تعلیم کے متعلق پوچھا انھوں نے کچھ جواب دیا ہوگا۔ خدا اُسپر رحم کرے اُس نے کہا کہ آپ جو اس کو مخلوق کی کتاب پڑھاتے ہیں خدا کی کتاب کیوں نہیں پڑھاتے۔ یہ کہکر وہ اُٹھا اور اُس نے مجھے ایک تجبورہ دیا۔ میرے اُستاد نے بھی مجھے وہی پڑھانا شروع کر دیا تب ہی سے مجھ کو کتب اللہ سے محبت ہے۔

فرمایا بعض وقت میں نے قرآن کے تین تین لفظوں کو علیحدہ چھانٹ کر دیکھا ہے کہ اُنھیں تین الفاظ سے میں دنیا کے تمام مذاہب کا مقابلہ کر سکتا ہوں

فرمایا ایک مولوی صاحب نے کہا کہ مجھے شرک کے معنی نہیں آتے میں نے ہنس کر کہا کہ آؤ ہم تم کو سمجھائیں۔ کیونکہ ہم اس کو بچپن میں ہی خوب سمجھ گئے تھے اور اب تو ہم اس کو اس طرح سمجھتے ہیں جیسے الحمد کو میں نے اُنکو شرک کے معنی سمجھائے اُس نے کہا کہ ساری عمر میں نے کبھی بھی یہ معنے نہیں سنے تھے۔

فرمایا ایک میرے دوست تھے مجھے بمبئی میں ملے وہ ہر بات سیاسی امور میں گھسیڑ دیتے تھے۔ میرے مُنہ سے یونہی نکل گیا کہ عربی زبان بڑی وسیع ہے۔ کہنے لگے کہ نہیں انگریزی کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اُنھوں نے کہا کہ اکانومی کے کیا معنی ہیں؟ میں نے کہا کہ میں انگریزی پڑھا ہوا نہیں ہوں آپ مجھے اسکے معنی اردو میں سمجھائیں پھر میں آپ کو بتاؤنگا کہ اکانومی کے کیا معنی ہیں اُنھوں نے مجھے معنی سمجھائے تو پھر میں نے اُن کو ایک ایسا لفظ بتایا کہ جس میں لفظ اکانومی کے معنوں سے بہت زیادہ وسعت تھی۔ وہ لفظ اقتصاد تھا جس کے معنی ہیں آمدنی اور خرچ کا مقابلہ کر کے اپنے خرچ کو سنبھالنا

فرمایا ایک شخص بڑا نیک تھا وہ مجھ سے دشمنی کرتا تھا مگر میں نے اُس کو ہمیشہ اپنی غلطی سمجھتا اور خیال کرتا کہ شاید میری ہی کسی غلطی کا نتیجہ ہے کہ جو ایسا نیک شخص میری مخالفت کرتا ہے ایک روز شفاعت کے مسئلہ پر بحث تھی اور وہ میرے بالکل ہی قریب آکر بیٹھ گیا مجھے کہنے لگا کہ نور الدین تُو تو ہماری ساری اُمیدوں پر پانی پھیرتا ہے۔ ہم سینکڑوں ہزاروں بدکاریاں کرتے ہیں اور صرف شفاعت کے اوپر ہی ہمارا بیڑا ہے تو اس کو بھی ہمارے ہاتھ سے کھوئے دیتا ہے

فرمایا مومن کو بڑا بہادر ہونا چاہئے۔ مومن بڑا بہادر ہوتا ہے مومن کبھی نہیں گھبراتا۔ لڑکوں پر ہرگز کوئی سختی نہو۔ صبر کرو۔ صبر کرو اور دعاؤں کی تلوار چلائے جاؤ جو لڑکے واقعی شرارت کرتے ہیں ان کے لئے دو راہیں ہیں ایک تو یہ کہ اول تو وہ سب شکست کھا جائینگے اور ہمارے سب احکام کو مان لینگے ورنہ دوسری راہ یہ ہے کہ وہ یہاں سے رخصت ہو جائینگے۔

لوگوں نے جب حضرت عمرؓ سے خالد کی معزولی کا سبب پُوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں لوگوں کو یہ دکھلانا چاہتا ہوں کہ اسلام کی فتح خالد بن ولید کی تلوار پر موقوف نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔

میں تو مباحثات وغیرہ میں کبھی مشرک سے بھی نہیں ڈرتا۔ مومن کی شان بہت بڑی ہے۔ لڑکوں پر کوئی تشدد نہو اور تم بھی ہرگز نہ گھبراؤ

ہمارے بچو ہماری بات کو تو کبھی تحقیر سے نہ سُنا کرو۔ اور اپنے افسروں مہتموں اور اُستادوں کے لئے بہت دعائیں کیا کرو

فرمایا بہت سے لوگوں پر جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُن کو عمر دیتا ہے۔ قوت عزت مال اور حسن و جمال دیتا ہے تو بعض اوقات ایسے شخص نابکار سیہ کار ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے وہ نعمت چھین لیتا ہے اور مختلف قسم کے صدمات پہنچتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے منکر اور بالکل ناامید ہو جاتے ہیں۔

فرمایا عقل صحیح گواہی دیتی ہے۔ فطرۃ سلیمہ اقرار کرتی ہے سنن الٰہیہ جن کو ورکس آف گاڈ Works of God کہتے ہیں قرآن گواہ ہوتا ہے۔ افعال الٰہیہ اسماء الٰہیہ اس کے گواہ ہوتے ہیں خود محمد الرسول اللہ اُس کا نمونہ بنتے ہیں۔

فرمایا ایک ہی بات کل زمانہ میں چلتی ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا ہے لاتسبوا الزمانۃ زمانہ کو گالی مت دو۔ فارسی لٹریچر میں زمانہ کو بڑی گالیاں دی ہیں۔ شعرا لوگ گردش روزگار۔ گردش روزگار رکھکر زمانہ کی بڑی شکایت کرتے اور اُس کو گالیاں دیتے ہیں۔ زمانہ ایک آنی چیز ہے جو ایک آن میں فنا ہونیوالی چیز ہو تو ایسی کمزور شے کو گالیاں دینا کیا معنی۔ میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ زمانہ کو ہرگز گالی نہ دیں۔

فرمایا۔ ایکدفعہ لاہور میں دریا تند آیا۔ ایک رتن چند داڑھی والا

تھا اس کی کوٹھی پر شہرا میں بھی وہاں گیا۔ اس نے کہا کہ زمانہ قدیم ہے۔ مینے کہا زمانہ چیز کیا ہے جس کو تم قدیم کہتے ہو؟ اور وہ ہے کیا؟ اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ زمانہ کیا ہے۔ مینے کہا کہ زمانہ ہمارے مقدار فعل کا نام ہے اور فعل فاعل پر موقوف ہے۔ اور وہ ودرجہ نیچے ہے۔ وہ ایک آنی چیز ہے جب زید بولتے ہیں تو ابھی ی پیدا ابھی نہیں ہوتا کہ ز کا زمانہ موقوف ہوجاتا ہے پھر د بھی نہیں بولی جاتی کہ ی کا زمانہ فنا ہوجاتا ہے۔ فرمایا ایک ہمارے دوست نے کہا کہ آجکل علماء میں منطق کا بڑا رواج ہے۔ مینے کہا کہ منطق تو ایسی چیز نہیں کہ جس کی علماء کو اشد ضرورت ہو۔ ایک ذہین آدمی منطق کا محتاج نہیں

خطبہ جمعہ

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ وینہیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔

اللہ تعالیٰ جو حکم کرتا ہے وہ سب انصاف پر مبنی ہوتا ہے وہ ہمکو بھی کہتا ہے کہ صراط مستقیم پر چلو کیونکہ نہ اس میں زیادتی ہوتی ہے اور نہ کمی ہوتی ہے۔

کسی کو دیوانہ پاگل سڑی اُسیوقت کہتے ہیں جب کوئی حد سے تجاوز کرجائے۔ جو شخص سارا دن بولتا چلا جائے یا نمازوں میں لگ جائے کہ صبح کی نماز شروع کی اور عصر کا وقت کردیا تو ایسا شخص اگرچہ نماز پڑھتا ہے مگر دیوانہ ہے۔ اسیطرح ایک شخص کی پانچ روپیہ تنخواہ ہو اور اُس میں وہ چاہے کہ بیوی کا زیور بھی بنجائے۔ مکان بھی طیار ہوجائے اور ہمکو کسی کی محتاجی بھی نہ کرنی پڑے تو ایسے شخص کو پاگل ہی کہا جائیگا۔

مینے ایک چھوٹی لڑکی کو کسی بات پر خوش ہوکر ایک روپیہ دیا۔ اس نے کہا کہ ایک تو یہ ہوگیا ایک اور ہوگا تو دو ہوجائینگے پھر اسی طرح اُس نے پچاس تک کا حساب لگالیا۔ میری بیوی نے ہنسکر کہا کہ تم نے اس کو ایک ہی روپیہ دیا ہے اور وہ تو پچاس روپیہ کا خرچ سوچ بیٹھی ہے۔ مینے کہا کہ یہ کنجوس ہے۔ کسیکو بھی کچھ نہیں دیسکتی۔ اگر کوئی اس سے کچھ مانگیگا تو یہ سوچیگی کہ میرے ایک روپیہ کا نقصان نہیں ہوتا بلکہ پچاس کا ہوتا ہے۔

اپنی آمدنیوں کے مطابق اپنے اخراجات رکھو۔

کیا کوئی یہ چاہتا ہے کہ اُس کی اولاد خراب ہو۔ کیا کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص اس کے لڑکے یا لڑکی کو بدی سکھلائے خراب کرے۔ بدکار بنادے۔ میرے بھی لڑکی ہے۔ اس وقت میں اپنے آپ کو بھی مخاطب کررہا ہوں۔ جب کوئی یہ نہیں چاہتا تو پھر دوسروں کی اولاد کو جو تمہارے سپرد ہے کیوں خراب ہونیکا موقع دیتے ہو۔ کیا کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کے ماتحت نافرمان ہو۔ جب یہ نہیں چاہتا تو کیوں نافرمانی کرتے ہیں۔ یہ لڑکے جو اپنے افسروں اُستادوں کی نافرمانی کرتے ہیں اور طرح طرح کی بدعتیں کرتے ہیں اگر یہ صاحب اولاد ہوں اور ان کی اولاد بھی نافرمانی کرے تو ان کو معلوم ہو کہ کس قدر دُکھ ہوتا ہے۔ جب ہم اپنے ماتحتوں کو اپنا فرمانبردار دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمکو چاہیئے کہ جس کے ہم ماتحت۔ اس کے فرمانبردار ہوں۔ کیا کوئی یہ چاہتا ہے کہ ہمارا مال کوئی شخص دھوکے سے کھاجائے

ہم یہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ کوئی ہمکو دھوکا دے یا ہم کسیکا دھوکا کھائیں۔ اس لئے ہمکو بھی چاہیئے کہ کسی کو دھوکا نہ دیں۔ جہاں کسی کے دھوکا کھانیکا موقع ہو وہاں اپنے آپ کو بچائیں۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتائی ذی القربیٰ وینہیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے۔ جو بات تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے۔ دوسروں کے لئے کیوں پسند کرتے وہ تم کو برائیوں سے روکتا ہے اور ہر قسم کی بغاوت سے روکتا ہے۔ تم کو وعظ کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو

ایک رخصت ہونے والے کو نصیحت

حضرت صاحب نے ایک لڑکی کو رخصت کرتے ہوئے ایک شخص کو جو اُس لڑکی کو لیجانیوالا تھا فرمایا کہ :-

اس کو تین شرطوں پر لیجاؤ۔ اول یہ کہ وہ پانچ وقت نماز پڑھے دوسرے جھوٹ بولنے کی عادت کو کم کرے۔ اور گرگابی اور جرابیں اس کو مت پہناؤ۔ کیونکہ کنواری لڑکیوں کیلئے آجکل یہ باتیں بہت مضر ثابت ہوئی ہیں۔ ایک شخص نے اپنے دو لڑکوں کو پیش کرکے کہا کہ حضور یہ غلام زادے کالج میں پڑھتے ہیں اُن کے لئے دعا فرمائیے کہ خدا اُن کو جلد کامیاب کرے۔

آپ نے فرمایا کہ اگر ایم۔ اے۔ بی۔ اے ہونے سے اصل خوشی حاصل ہوسکتی ہے تو امریکہ اور یورپ میں بہت سے پاس ہوتے ہیں۔ حقیقت میں یہ اصل ذریعہ کشائش رزق کا نہیں۔

مینے بھی نارمل پاس کیا تھا۔ میں ایک جگہ ہیڈ ماسٹر تھا وہاں پر انسپکٹر مدارس آگئے۔ میں اس وقت کھانا کھا رہا تھا میں نے اُن کو کہا کہ آپ بھی آجائیں۔ تو اُنھوں نے بجائے اس کے کہ میرے ساتھ کھانا کھاتے مجھے فرمایا کہ کیا آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں انسپکٹر مدارس ہوں اور میرا نام خدا بخش ہے۔ میں نے کہا اچھا آپ بہت ہی نیک آدمی ہیں۔ مدرسوں کے ہاں کھانا نہیں کھاتے تو بس پھر تو یہ بہت ہی بہتر ہے۔ یہ کہہ کر میں بڑے مزے سے اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ اور وہ بیچارہ اپنا گھوڑا خود ہی پکڑے ہوئے اس بات کا انتظار کرتا رہا کہ شاید اب بھی یہ کسی لڑکے کو میرا گھوڑا پکڑنے کے لئے بھیجے جب میں نے کوئی لڑکا نہ بھیجا تو اُس نے خود مجھ سے کہا کہ کسی لڑکے کو تو بھیجدیجئے۔ جو میرا گھوڑا تھامے۔ میں نے کہا کہ جناب آپ مدرسوں کے گھر کا کھانا تو کھاتے ہی نہیں کیونکہ آپ اس کو رشوت سمجھتے ہیں تو پھر ہم لڑکے کو گھوڑا پکڑنے کے لئے کیسے کہدیں کیونکہ وہ تو یہاں صرف پڑھنے ہی آتے ہیں۔ گھوڑے تھامنے کے لئے تو نہیں آتے۔ پھر اگر کسی لڑکے کو گھوڑا تھامنے کے لئے کہدیا جائے تو آپ یہ بھی کہینگے کہ اس کو کہیں باندھ بھی دو اور گھاس بھی ڈالا جائے۔ تو پھر جب آپ مدرسوں کے کھانے کو رشوت سمجھتے ہیں تو ہم آپ کے گھوڑے کو گھاس کیسے دیں۔

اُس کا گھوڑا بڑا شور کرتا تھا۔ اتنی دیر میں اُس کے ملازم بھی آگئے اُنھوں نے گھوڑے کو باندھا اور جلدی ہی روٹی وغیرہ طیار کرلی۔ اس نے کہا کہ میں امتحان لونگا۔ میں نے لڑکوں کو امتحان دینے کے لئے طیار کرکے علیحدہ جا بیٹھا وہ خود ہی امتحان لیتا رہا۔ بعد میں مجھے کہنے لگا کہ مینے سنا ہے کہ آپ بڑے لائق ہیں۔ اور بڑی لیاقت سے آپ نے نارمل وغیرہ پاس کرکے بہت عمدہ اسناد حاصل کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسی باعث سے آپ کو اس قدر ناز ہے۔ مینے یہ بات سُنکر اُس کو کہا کہ جناب ہم اُس ایک بالشت کے کاغذ کو خدا نہیں سمجھتے اور ایک شخص کو کہا کہ بھائی اُس سند کو ذرا نکال کر تو لاؤ پھر اس کے سامنے ہی منگا کر اسکو پھاڑ ڈالا اور دکھلادیا کہ ہم کسی چیز کو خدا کا شریک نہیں مانتے (اُس شخص کو میری اسطرح پر اپنی اسناد کو پھاڑ ڈالنے سے رنج بھی ہوا جسکا اُس نے نہایت تاسف سے اظہار کیا اور کہنے لگا کہ آپ کے اس نقصان کا باعث میں ہوا ہوں نہ میں یہ بات کہتا اور نہ آپ کا یہ نقصان ہوتا۔) لیکن حقیقت میں جب سے مینے اُس ڈپلوما کو پھاڑا تب ہی سے میرے پاس اسقدر

روپیہ آتا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں - میں نے لاکھوں روپیہ کمایا ہے -

آپ اپنے بچوں کے لئے خود بھی دعا کریں اور اُن کو بھی کہیں کہ وہ خود بھی دعا کیا کریں اور اپنی صحت کا بھی لحاظ رکھیں - اصل میں پاس بھی خدا کے فضل سے ہوتا ہے میں نے خود ان باتوں کا تجربہ کیا ہے کہ ادھر پاس ہونے کی خبر آئی ہے اور اُدھر موت کا پیغام آجاتا ہے - اصل بات یہ ہے کہ لڑکوں کے لئے بھی بڑی ہی مصیبت ہے -

بورڈنگیں لڑکوں کے لئے بڑی خطرناک مقام ہیں ایک جگہ بڑے ہندو عالموں کے لیکچر ہو رہے تھے میں بھی میز کے قریب سر جھکائے بیٹھا سُن رہا تھا وہ سب اس بات پر زور دے رہے تھے اور اس بات کا ثبوت دیتے تھے کہ صغر سنی کی شادی نہایت مضر ہے - جب ان کے سب بڑے بڑے لیکچرار لیکچر دے چکے تو ان میں سے بہت سے لوگ میرے سر بھی ہو گئے - کہ اس میں آپ کا حق بھی ہے کہ آپ بولیں - کیونکہ آپ طبیب ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ آپ ویدک علاج سے بھی بخوبی واقف ہیں - غرض اُن کے اصرار سے مجھے بولنا پڑا میں نے کہا کہ تم لوگ جو صغر سنی کی شادی کی مخالفت کر رہے ہو - یہ تو بتاؤ کہ وہ شادی ہونے سے پیشتر ہی بورڈنگوں یا مدرسوں میں کوئی شادی کر لیتے ہیں یا نہیں - پھر میں نے کہا کہ میں نے تمہارے فارسی مدرسے - انگریزی مدرسے - ہندی مدرسے وغیرہ سب دیکھے ہیں جو جو کارروائیاں وہاں ہوتی ہیں وہ بھی مجھے معلوم ہیں * یہ سب کچھ کہکر پھر میں نے نظیریں پیش کیں کہ کس طرح لڑکے تباہ ہوتے ہیں اس پر نئی تعلیم والوں نے تو بالکل گردنیں ایسی نیچی کیں کہ پھر وہ اوپر اُٹھا ہی نہیں سکے - میں نے یہ بھی بتایا کہ پچانوے فیصدی میرے پاس کالجوں کے خطوط آتے ہیں اور ان میں کالجوں کی بڑی بڑی غلطیاں درج ہوتی ہیں *

دعوے پر دلیل چاہئے

آج حضرت نے درس میں فرمایا کہ دُنیا میں اکثر لوگ اپنے عقائد صرف وجدان سے قائم رکھتے ہیں اور کوئی دلیل اس پر نہیں دیسکتے چنانچہ عیسائی صاحبان سے اگر یہ سوال کیا جاوے کہ یسوع کی خدائی پر کوئی دلیل محکم اُن کے پاس ہے تو اسکا وہ کوئی جواب نہیں دیسکتے - کل میں نے خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک مضمون پڑھا ہے جسمیں اُنھوں نے ایک پادری صاحب کے ساتھ کیمبرج میں گفتگو کی اور ان سے دعوے کی دلیل طلب کی تو اسکا کوئی جواب نہیں - صرف اپنا وجدان اور عقیدہ بیان کیا چونکہ وہ مضمون بہت لطیف ہے اس لئے اسجگہ اسکو درج کیا جاتا ہے *

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مقام کیمبرج مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۱۳ء

مکرمی اخویم مفتی صاحب السلام علیکم - میں یہاں ایک عزیز دوست کے خط کی تعمیل میں آج دوپہر کو پہنچا اُنکا نام میں مصلحتاً درج نہیں کرتا - کیمبرج ایک تعلیمی مرکز ہے جہاں بہت سی یونیورسٹیاں ہیں - یہاں اسوقت ساڑھے تین ہزار سے اوپر طلباء ہیں جنمیں زیادہ تعداد عیسائی طلباء کی ہے یہاں ایک یونیورسٹی چرچ ہے جس کے تعلق میں یہاں کے کارکن انگلستان کے مشہور سے مشہور فصیح البیان فضلائے علوم الٰہیات مسیحی کو بلوا کر تبلیغ مسیحیت کرایا کرتے ہیں - آجکل یہاں دو نامور رکن کلیسا اسی تقریب پر آئے ہوئے ہیں ایک کینسنگٹن کے بشپ اور دوسرے ڈاکٹر فریر ڈی ڈی یارک شائر کے بڑے پادری - اُنھوں نے مسیحی لیکچروں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے پرسوں ڈاکٹر فریر نے الوہیت مسیح اور صداقت مسیحیت پر لیکچر دیا اور لیکچر کے اخیر میں غیر مسیحی طلباء کو چیلنج کیا کہ وہ رفع شکوک کیلئے یا عیسائیت کے متعلق کسی قسم کی گفتگو کرنیکے لئے اُنکے پاس بنج کے طور پر آسکتے ہیں جس عزیز دوست کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اُنھیں مذہبی امور سے دلچسپی ہے اور مسیحی طلباء سے اُنکی چھیڑ چھاڑ رہتی ہے چنانچہ اب مسیحی طلباء کو موقع ملا اور ہمارے عزیز دوست کو اُنھوں نے ڈاکٹر فریر سے گفتگو کرنے پر آمادہ کیا اُن کو مجبوراً قبول کرنا پڑا کل رات مجھے اُن کی چٹھی ملی جسکو میں نے آج صبح جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ مجھکو پادری موصوف سے گفتگو کرنے کے لئے بلواتے ہیں میں نے اس امر کو یہاں اپنا پہلا فرض سمجھ رکھا ہے میں نے فوراً سفر کی طیاری کی عزیز موصوف کو تار دی اور خود ڈیڑھ بجے دوپہر یہاں آپہنچا میرے تار نے عزیز موصوف کی جان میں جان ڈالدی اُسنے فوراً ڈاکٹر فریر کو لکھا - ڈاکٹر موصوف نے ایک شکار سمجھ کر نہایت ہی خوشی ظاہر کی اور تین بجے ایک اپنے ماتحت پادری ریورنڈ سالوین کو ہمارے لئے بھیجدیا - اُسوقت ہم فرودگاہ کے ایک اور کمرہ میں نماز پڑھ رہے تھے جب ڈرائنگ روم میں آئے تو میز پر ایک نوٹ لکھا ہوا پایا جسکا ترجمہ یہ ہے :- (جناب ڈاکٹر فریر صاحب نے مجھے فرمایا ہے کہ میں آپکو اطلاع دوں کہ وہ آج جمعرات کے دن چار بجے سے سوا پانچ بجے تک یونیورسٹی چرچ میں تشریف فرما ہونگے اور چار بجے آپ سے بتخلیے ملاقات کرینگے اُن کو اسجگہ یونیورسٹی چرچ میں اسوقت اس لئے جانا ضروری ہے کہ وہ پہلے سے اس بات کا اعلان کر چکے ہیں - لیکن وہ آپ کو جتنا وقت آپ چاہینگے ملاقات میں دینگے - میں ہوں آپ کا صادق

ریورنڈ - ای - جی سلوین -

ہم دونوں ٹھیک چار بجے یونیورسٹی چرچ میں پہنچگئے - کوئی پانچ منٹ میں ڈاکٹر فریر بھی آگئے اُنھوں نے معمولی الفاظ میں اپنی اس دیری کے لئے معافی مانگی بعد میں وہ ہمارے پاس چرچ کے ایک گوشہ میں ایک بنچ پر بیٹھ گئے پانچ سات منٹ معمولی گفتگو ہوتی رہی - میں اس خیال میں تھا کہ وہ خود ہی سلسلہ گفتگو چھیڑے اور وہ دراصل ہماری طرف دیکھتا تھا - مجھے اتفاق سے خیال آیا کہ آج اُس کا مضمون لیکچر کا "خدا میں محویت" اور "مکالمہ الٰہیہ" اس لئے میں نے سلسلہ کلام خود ہی شروع کیا جسکو میں برعایت اختصار قریب قریب بزبان اردو اُنھیں الفاظ میں ادا کر دیتا ہوں - یہ ممکن ہے کہ سوال جواب کی یہ ترتیب بروقت نہو - لیکن خلاصہ گفتگو یہ ہے

میں ڈاکٹر فریر یہ جو یگانگت بخدا اور مکالمہ الٰہیہ پر کلیسا میں زور دیا جاتا ہے اور ان الفاظ کو دوہرایا جاتا ہے - آیا ان کی کیا حقیقت ہے - ہر ایک مذہب کا مبلغ اسی قسم الفاظ دوہرا دیتا ہے - حالانکہ اُن کے نزدیک مفہوم کچھ اور ہوتا ہے - آخر آپکا مفہوم اس سے کیا ہے - جو مسیحیت سے متعلق ہو آپ اسپر ذرا روشنی ڈالیں اور خصوصاً اس نگاہ سے کہ ہم کتاب مقدس میں ایک خاص قسم کی یگانگت بخدا پاتے ہیں آیا آجکل کے عیسائیوں میں وہ ہے - مثلاً عہد عتیق میں بعض بزرگوں کا ذکر ہے انکو جب تکلیف ہوتی وہ خدا سے عرض کرتے اُسکا جواب پاتے خدا اُن سے ہمکلام ہوتا یہ حالت مسیح کے وقت تک رہی پھر کتاب اعمال میں بھی اس کا ذکر ہے مسیح نے خود اسے پایا آیا آپ میں بھی ہے ؟

ڈاکٹر صاحب (کچھ سوچنے کے بعد) ہاں جو دل کے سادہ ہوتے ہیں ان میں یہ بات ہے -

ڈاکٹر فریر نے یہ بہت ہی محفوظ الفاظ استعمال کئے تھے - مطلب غالباً اُسکا یہ تھا جو علم وعقل سے خارج ہیں ان کو اس کی تلاش رہتی ہے اور وہ ایسا دیکھ لیتے ہیں اسلئے میں نے کہا

میں آپ ذرا لفظ دل کے سادہ کو واضح کریں - آپ کی کیا مراد ہے -

ڈاکٹر فریر آجکل علم وعقل کا زمانہ ہے اور آپ کی مراد شاید مکاشفات وغیرہ ہے - اسلئے میں نے کہا کہ جو دل کے سادہ ہوتے ہیں

میں تو آپ کہیں کہ جو سادہ لوح ہوتے ہیں - کیا آپ اُن سب بزرگوں اور مقدسوں کو سادہ لوح کہتے ہیں جنکا ذکر بائیبل میں ہے - وہ تو آخر صاحب مکاشفات تھے -

ڈاکٹر فریر نہیں اُنھیں میں نے سادہ لوح نہیں کہا میری مراد دل کے سادہ ہیں

میں بہرحال آپ کو یاد رہے کہ جن دلکے سادہ یا سادہ لوحوں کیطرف آپ اشارہ کرتے ہیں اُنھیں کی پیشگوئیاں آپ کے

نزدیک مسیح کی الوہیت کی بنیاد ہیں۔ اگر ان پیشگوئیوں کو ہم الگ کردیں تو مسیح کی خدائی کہاں جاتی ہے اور یہ پیشگوئیاں اُسی سادہ لوحی کا نتیجہ ہیں۔

ڈاکٹر فریر- نہیں مسیح کی خدائی کے اور بھی ثبوت ہیں

میں- اچھا آپ پیشگوئیوں کو نکالدیں۔ پھر آپ مجھے کوئی بات تو بتلادیں جن سے مسیح کی الوہیت ثابت ہو۔

پادریصاحب مجھے وہ خدا نظر آتا ہے بہت سی باتیں ہیں

میں کسی کا آپ ذکر کریں

پادریصاحب اُسکے جو ذاتی معاملات مجھ سے ہیں

میں آپ الفاظ ذاتی تعلقات کو واضح کردیں یہ ایک بالکل مبہم لفظ ہے

پادری- وہ مجھے ہر ذاتی معاملات میں رہنمائی کرتا ہے اور سبکی کریگا

میں اچھا میں متاہل ہوں۔ میری بیوی ہے میرے بچے ہیں میرے ماں باپ ہیں۔ بتلاؤ تو سہی کونسا اُنکا فعل یا قول ہے جو میری متاہل زندگی میں میری رہنموئی کرتا ہے یہ یاد رہے اُسکی بیوی نہ تھی

پادریصاحب (ذرا کھسیانے ہوکر) مسیح کے سامنے جو لوگ تھے حسب ضرورت اُس کے افعال اُن کے لئے رہنمائی کرتے رہے۔

میں اچھا تو وہ صرف اُس زمانہ کیلئے خدا تھا۔ آج نہیں

پادریصاحب نہیں وہ آج بھی میرا خدا ہے اور رہنمائی کرتا ہے

میں اچھا متاہل کا امر جانے دو سمجھ لو میں بادشاہ ہوں بتلاؤ تو اُسکا کونسا فعل ہے جو میری بحیثیت بادشاہ رہنمائی کرسکتا ہے

اسموقعہ پر یا پہلے سوال کے موقعہ پر عزیز موصوف نے کہا کہ اچھا کوئی قول یا اُنکا حکم ہی بتلادیا جاوے۔

پادری صاحب وہ میری تو راہنموئی کرتا ہے جب میں اُسے کہتا ہوں۔

میں آپ ایک ہی بات بتلاویں جو بائیبل میں ہو اور اُس سے مسیح کی خدائی ثابت ہوتی ہو بشرطیکہ وہ مسیح کے اپنے الفاظ ہوں پولوس کا آپ ذکر نہ کردینا وہ تو ہماری طرح انسان ہے۔ اور غلطیاں کرتا ہے۔ کچھ تھوڑی سی یونانی منطق اُس نے سیکھلی اور کسقدر مغالطہ دہی کرتا ہے مثلاً رومیوں کا باب ۵

پادریصاحب سینٹ پال کا ذکر کیوں نہو۔ اُس کے حالات ابتدائی تو معلوم نہیں۔ لیکن وہ کسطرح مسیح کیطرف آیا۔

میں نے دیکھا کہ پادریصاحب اب دفع الوقتی کیلئے ایک نئے مضمون میں جاتے ہیں۔ اس لئے میں نے کہا

میں پادریصاحب دیکھو یہ غلط مبحث ہے۔ اب میں اور آپ پولوس کے متعلق گفتگو شروع کرکے اب وقت گذاردیں اُس کی پہلی زندگی خود سرانہ ہے۔ اور یہ جو آپ نے اُسکا مسیح کو قبول کرنا بتلایا اُسکا کوئی اور گواہ نہیں اور پھر اس سب کی بنیاد تو وہی مکاشفات ہیں جو اُسے دیکھے جو پھر سادہ لوحی کا نتیجہ ہیں۔ آپ اُسکو جانے دیں۔ آپ بتلادیں کہ خود آپ نے کن وجوہ پر مسیح کو خدا مانا ہے

پادریصاحب مجھے وہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے میں اُسکو جو کچھ کہتا ہوں وہ مجھے جواب دیتا ہے۔

عزیز موصوف پادریصاحب آپ اپنے ذاتی تجارب اور وجدان کو دلائل کے طور پر پیش نہ کریں۔ ہم عیسائی نہیں مسیحیت قبول کرنے سے پہلے ہم دلائل کے محتاج ہیں۔ عقل اور منطق سے کام لیں

پادری صاحب مذہبی معاملات میں عقل اور منطق نہیں چلتی

مینے دیکھا کہ چالاک پادری اب اس سوال کو لیکر کہ عقل اور مذہب کا کہانتک ساتھ ہے نئی بحث میں پڑکر وقت گذار دیگا اور کہدیگا کہ ایک گھنٹہ میرا وعدہ تھا وہ پورا ہوگیا اسلئے مینے فوراً کہا

میں پادریصاحب اب پھر غلط مبحث کرنے لگے سوال ہے الوہیت مسیح کا اور بحث شروع کردی عقل اور مذہب کی

پادریصاحب نہیں اس نوجوان نے یہ امر مجھ سے پوچھا ہے میرا فرض ہے کہ میں اسکو پہلے جواب دوں

میں (عزیز موصوف کیطرف مخاطب ہو) آپ پادریصاحب کہدیں کہ مینے سوال واپس لے لیا اور آپ اپنا حق مجھے دیدیں۔ ہاں پادریصاحب آپ اس سوال کو جانے دیں۔ اور آپکو معلوم ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور مذہب اسلام علم وعقل اور منطق ہے۔ اگر قرآن و اسلام و عقل و منطق کے مطابق ہم نہ دیکھتے تو ہم کیسے مسلمان ہوتے بہرحال اس سوال کو چھوڑ دیں۔ آپ یہ بتلائیں کہ آپ نے کسطرح مسیح کو خدا قبول کیا

اسوقت پادریصاحب کے چہرہ کی عجیب حالت تھی اور مجھے تو اُسپر رحم آتا تھا وہ خود اپنی نگاہ میں سخت خفیف ہوچکا تھا اور اس کے سفید چہرہ پر کچھ سیاہی کے آثار تھے اور وہ چاہتا تھا کہ کسیطرح یہ بلا اُس کے گلے سے ٹلے۔ جب اُسے کوئی مفر نظر نہ آیا تو اگرچہ اب تک بمشکل پندرہ بیس منٹ گذرے ہونگے کہ جب اُسنے کوئی چارہ نہ دیکھا تو کہا

پادریصاحب مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس اب وقت نہیں مجھے اوروں سے بھی ملنا ہے

مینے اصرار پسند نہ کیا اور نہ اصرار مفید تھا۔

میں بہت اچھا کوئی ہرج نہیں۔ پھر سہی۔ آپ ابھی چند دن یہاں ہیں۔ اور میں بھی یہاں ہوں۔ کل سہی۔ پرسوں سہی۔ آپ مہربانی کرکے بتلادیں کہ آپ آجکے بعد پھر کوئی وقت ہمکو دیں۔

پادریصاحب مجھے افسوس ہے کہ میں جسقدر وقت لیکر آیا اُس میں میری مصروفیت ہے اور کوئی بھی خالی وقت نہیں

میں یہ تو بالکل ممکن ہے کوئی مضائقہ نہیں۔ بہرحال آپ کا اصلی قیام کہاں ہے۔

پادریصاحب میں یارک شائر میں ہوتا ہوں۔

میں بہت اچھا تو میں وہاں آسکتا ہوں۔ آپ اگر پسند کریں تو میں کسی وقت وہاں حاضر ہوجاؤں مجھے مذہب سے عشق ہے۔

پادریصاحب- اب بہت ہی گھبرائے اور سوچ میں پڑ گئے آخر کہا۔

پادریصاحب آپ کیلئے بہتر ہوگا کہ آپ لنڈن میں ایک پادری کو ملیں وہ ہندوستان میں رہچکے ہیں آپ ایک دوسرے کو خوب سمجھینگے وہ پادری وائٹ بریخٹ ہیں۔

میں- پادریصاحب ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور وہ خوب جانتا ہے کہ میں کون ہوں۔ وہ میرے مطلب کا آدمی نہیں۔

اب زیادہ گفتگو فضول تھی۔ حقیقت الذی کفر کا نقشہ جو آج دیکھا وہ اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ بہرحال مینے چلتی دفعہ اُسے سُنا دیا

میں ڈاکٹر فری ار ہم ہندوستان میں رہتے ہیں جو مذاہب کا گھر ہے۔ جہاں مذاہب کا اکھاڑہ اور دنگل ہے۔ ہم جو مذاہب سے دلچسپی رکھتے ہیں ہم کل مذاہب کے اصولوں سے واقف ہیں اور خصوصاً آپ کے مذہب سے۔

یہ کہکر ہم رخصت ہوئے خدا کا لاکھ لاکھ شکر کیا اور مینے اُس عزیز کو کہا کہ نبی کریمؐ پر درود بھیجو۔ جس نے تم کو یہ مذہب عطا کیا اور ہم حضرت مرزا صاحب کے ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے ہمکو کل مذاہب باطلہ کے توڑنے کے اصول بتلادیئے۔ یہ شخص جو ایک گھنٹہ دیتا تھا وہ پندرہ منٹ کے اندر بھاگ گیا۔

میرا کوئی کام نہ تھا کہ اور ٹھہروں لیکن کل پروفیسروں سے ملنا چاہتا ہوں۔ یہاں ایک مسلم ایسوسی ایشن ہے جسمیں ہر ہفتہ کسی نہ کسی مضمون پر مباحثہ ہوتا ہے بیچ میں ایک ملفوفہ پروگرام ہے جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ۱۸ فروری کو اتوار کے دن کیمبرج میں کثیر الازدواجی پر بحث ہوگی اس کی حمایت میں مینے تقریر کرنی ہے اور بالمقابل پروفیسر براؤن ہونگے جو یہاں ایک کالج میں پروفیسر ہیں (خواجہ کمال الدین)

اعانت محمد نصرت حسین پوسٹمین کرماٹار ضلع سنتھال پرگنہ علاقہ بہار و اوڑیسہ درخواست کرتے ہیں کہ اگر کسی صاحب کے پاس اخبار بدر کے پرانے متفرق پرچے بیکار پڑے ہوں تو مجھے بھیجدیں۔ میں انشاء اللہ پڑھکر فائدہ اُٹھاؤنگا۔ جو محصول خرچ ہو اُس کا وی پی میرے نام کردیا جاوے۔

ایڈیٹوریل

عربی زبان میں تبلیغ

احمدی قوم کیسی خوش نصیب ہے کہ اُسے اپنے مرکز سے آئے دن مبارکبادیاں اور خوشخبریاں ہی سننے میں آتی رہتی ہیں گویا اس چشمہ سے سدا بشارتیں ہی بہتی رہتی ہیں۔ آج ہم اپنے احباب کو ایک اور مژدہ روح افزا سنانے کی عزت حاصل کرتے ہیں اور دین کے عاشقوں کے روضۂ دل کو شاداب کرنے کا فخر پاتے ہیں۔

ہمارے احباب اس بات سے بخوبی واقف ہیں۔ کہ جذب فیوض رسالت کے بعد مسلم کا سب سے بڑا کام تبلیغ ہے اور یہی ایک اعلیٰ ترین خدمت ہے۔ جس کے لئے ضرورت سعی بلیغ ہے۔ یہی تبلیغ وہ خاص خدمت ہے۔ جس کی اللہ تعالےٰ کے حضور میں بڑی عظمت ہے۔ مسلم بے تبلیغ نخل بے ثمر ہے۔ اس کی ہستی مثل شب دیجور بے قمر ہے۔ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ قرآن کریم کا جو صریح امر ہے اس میں مقدماً یہی راز تبلیغ مضمر ہے۔ جتنی مصیبتوں نے مسلمانوں پر نزول کیا ہے اور جسقدر بدیوں نے ان کے اندر حلول کیا ہے وہ سب تبلیغ کے فرض سے بے توجہی کا انجام ہیں اور تبلیغ ہی کو چھوڑنے سے ہر جگہ ناکام ہیں پیارے مقدس احمدی قوم کے سر پر تبلیغ کی ذمہ داری کا بوجھ سب سے بڑھ کر پڑا ہوا ہے اور ہر احمدی خواہ وہ تنہا کوشش کرے اور خواہ اکٹھے ہو کر۔ اس فرض کے نیچے گڑا ہوا ہو کر ساری دنیا تعلیم حق پہنچانے کے لئے احمدیت کی ذمہ داری کا میدان ہے اور تمام عالم کے ملکوں میں اسلام کی روحانی فتوحات کا سکہ جمانا احمدی عزیمت وہمت کی ادنےٰ شان ہے۔

انگریزی ملکوں میں تبلیغ کے لئے تو ریویو آف ریلیجز کے لباس کا انتظام ہے۔ لیکن اسلامی ممالک میں ابھی سخت ضرورت پیغام ہے۔ ابھی ہمارے مقتدا بزرگ جو مصر اور عرب سے ہو کر واپس آئے ہیں انھوں نے ان ممالک میں قبولیت کی استعداد اور ضرورت تبلیغ کے عجیب حالات سنائے ہیں۔ بدر جس نے اس ضروری خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے اور تمام ہی خواہان سلسلہ کے لئے اس ثواب میں شریک ہونے کا موقعہ کھولا ہے۔ یہ تجویز کیا ہے کہ ایک ضمیمہ جو صرف فصیح وبلیغ زبان عربی میں بمعہ ترجمہ بدر کے ساتھ نکلا کرے جس میں دلائل وبراہین ساطعہ سے امام وقت کے منجانب اللہ اور برحق ہونے کا ثبوت چھپا کرے۔ اور منتظرین خونی مہدی کی ان وہمی اُمیدوں کا خون کر کے آمد مہدی موعود کی بشارت پہنچائی جاوے اور ان کے غلط عقائد کا قلع قمع کر کے صحیح عقائد کی تعلیم ان کو سنائی جاوے اُس تاریک سرزمین پر اس آفتاب کا نور چمکایا جاوے اور مُردہ دلوں کو یہ آبحیات پلایا جاوے۔

اس مقدس کام کے لئے ایک فاضل مولوی حضرت سید عبد المحیی کی خدمات حاصل کی گئی ہیں اور ان کی مسلم قابلیت اور مستند لیاقت کے ساتھ سردست یہ خوش اُمیدیں وابستہ کی گئی ہیں۔ سید صاحب ممدوح پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل ہیں۔ اور اہل زبان عرب ہیں اور صاحب تصانیف ہیں ان کی سیاحتوں نے ان کی ذاتی قابلیتوں پر کندن کا کام کر رکھا ہے اور جواہر پر جلا کا سماں بنا دہرا ہے۔

اس ضمیمہ عربی کی سالانہ قیمت مع محصولڈاک صرف دو۲ روپے بہ نیت سہولیت رکھی گئی ہے اور اجراء کے لئے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ ایک ہزار پرچے کی خریداری کی درخواستیں پہلے موصول ہو لیں اور کسی قدر قیمتیں ہی وصول ہو لیں۔ اس کی خریداری صرف اپنے پڑھنے کے لئے نہیں بلکہ زیادہ عربی ملکوں میں بھیجنے کے لئے ضروری ہے اور یہ ایک شرعی مجبوری ہے کہ دو۲ دو۲ روپے سے پرچے عرب۔ شام مصر ودیگر بلاد عربیہ میں بھجوائیں در حقیقت یہ ایک ایسا ضروری کام ہے کہ اس میں ذرا دیر نہ لگائیں۔ واللہ بالتوفیق (ع م)

خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان میں

ہمیں بہت سارے آشنا حضرت خواجہ صاحب کے متعلق مختلف باتیں پوچھتے رہتے ہیں۔ کوئی سوال کرتا ہے کہ وہ ولایت کیوں گئے ہیں؟ کوئی پوچھتا ہے کہ سفر کے لئے روپیہ کہاں سے ملگیا ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ کیا صدر انجمن نے ان کو اپنا مشنری بنا کر اپنے خرچ پر بھیجا ہے؟ کوئی آپ ہی بول اُٹھتا ہے کہ یونیورسٹی کے سر پر گئے ہیں اور کوئی گمان کرتا ہے کہ بمبئی کے کسی بڑے تاجر نے ان کو اپنی کسی مصیبت کے دور کرانے کے لئے خرچ دیکر بھیجا ہے۔ غرض اسی طرح مختلف قسموں کے سوالات اور نرالے ڈھنگوں کے خیالات پیش کئے جاتے ہیں جتنے مُنہ اُتنی ہی باتیں سُننے میں آتی ہیں۔ ہم تو جواب دیتے دیتے تھک گئے تھے لیکن خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ آج ہمارے اس معزز بھائی حضرت خواجہ صاحب کا ایک مضمون ہمیں پہنچا ہے جس کو اخبار میں درج کیا جاتا ہے اس مضمون میں ہمارے مضطر سائل دوستوں کے تمام سوالات کے جواب اور قیاس آرائیوں کی چہ میگوئیاں اور قیاسوں کے وساوس کی اصلاح کافی ملتی ہے۔ اس مضمون کو پڑھ لینے کے بعد سب پوچھنے والوں کے جی ٹھنڈے ہو جائیں گے اور پھر انہیں کسی بات کے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

خواجہ صاحب کا یہ مضمون پڑھ کر آنحضرت سرور کائنات (صلے اللہ علیہ وسلم) کے فدائیوں کے لئے ایمانی ترقی کے اسباب میں بہت ترقی ہو جاتی ہے اور قدم قدم پر آپ (صلعم) کے سچے موتیوں جیسے پیارے بے تکلف اور بے ساختہ درست نکلنے والے کلمات کو دیکھ دیکھ کر آپ کی بات بات پر دل قربان ہوا جاتا ہے آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تہا کہ میرا موعود مہدی ومسیح دنیا میں نازل ہو کر دینی جنگوں کے جہاد کو روک دیگا۔ پھر اس کا وہ سچا خادم موعود مہدی ومسیح اس زمانہ میں آیا اور اس نے آکر بآواز بلند اعلان کر دیا کہ اب دینی جنگ وجہاد ملتوی کئے جاتے ہیں۔ اس اعلان کو سنتے ہی مستفسر طبائع دریافت وجوہات کی طرف اُمڈ پڑیں۔ حقیقت میں جو حال اس وقت غیر اقوام اور اہل اسلام کا ہو رہا ہے۔ اس پر غور کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ موجودہ مسلمانوں کی بھلائی اور بچاؤ اسی میں ہے۔ ذرا نظر اٹھا کر دیکھو کہ آج جہاد کرنے والے کون ہیں اور کن کے ساتھ جہاد کرنا ہے پہلے تو جہاد کرنے والوں کی طرف نگاہ کرو کہ ان میں وہ عزم مقبلانہ۔ ہمت۔ علم ومعرفت۔ تقوےٰ وطہارت۔ خلق اللہ پر شفقت۔ صدق وحکمت۔ وحدت وطاقت موجود ہیں۔ جو جذب نصرت کا کام کر سکے۔ اسلام کو عملی زندگی سے خارج کر بیٹھے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے تعلقات بالکل قطع کر لیا ہے پھر ان کے جہادوں اور جنگوں میں خدا کی نصرت کیونکر شامل ہو اور انہیں کامیابی کا منہ کیونکر دیکھنا نصیب ہو اور پھر جب کہ وہ خصوصیت کسی محاربہ میں موجب فتح ہو سکتی ہے۔ درمیان سے اُٹھ جاوے تو صرف فوقیت علم فنون وآلات حرب کا وجود فتح کے لئے باقی رہ جاتا ہے اور اس پہلو سے جب اس وقت دنیا پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ تو کوئی عقلمند اس بات کو ایک لمحہ کے لئے بھی معقول نہیں سمجھ سکتا کہ آجکل مسلمانوں کا بلحاظ معرفت وتکمیل علوم وفنون وآلات حرب عیسائی اقوام کے ساتھ معرکہ آراء ہونا کسی طرح انکی قومیت کے بقا واقتدار کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ گو یہ حکم ایسے زمانہ میں نافذ ہوا تھا جب رائے لگانا بہت مشکل تہا لیکن آج تو واقعات آفتاب کی طرح اس کی صداقت کو ثابت کر کے دکھا رہے ہیں کہ بحالت موجودہ مسلمانوں کا عیسائی اقوام پر تفنگ وتوپ سے فتح

مشکل ہے۔ اور اس کے علاوہ ملکی فتوحات کے لئے چھیڑ چھاڑ میں تقدیم کرنے کی اسلام کہاں اجازت دیتا ہے۔

دراصل ان لوگوں پر فتح پانے کا ایک راستہ کھلا تھا۔ کہ مسلمان خود استعداد پیدا کر کے ان لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے کا جہاد کرتے۔ اللہ تعالےٰ نے تو اس قدر امداد دے دی تھی۔ کہ ان کی طبائع سے اسلام قبول کرنے کے راہ سے تمام موانع کو اٹھا کر راستہ صاف کر دیا تھا۔ پہلی روک تو ان کا موجودہ مذہب تھا اس کو انکی معقول پسند طبائع نے سچے طور پر اعتقادی منزلت سے گرا کر خیرباد کہہ دیا۔ دوسرے سائنس اور حکمت کی ایک تیز ہوا چلا کر ان کے مشام کو اس کی خوشبو سے ایسا معطر کر دیا کہ اس کے سوا ان کو کچھ بھی پسند نہیں آتا۔ ان کے مطالعہ کے پہلو میں ان کی تمام علمی کائنات کی انتہا ہے اور ان کے دلوں اور دماغوں میں ان کا ایسا تیز اور گہرا اثر بطریق استقلال ہو گیا ہے کہ گویا ان کی فطرت اور جبلت ہی ایسی بنی ہوئی ہے۔ تین خداؤں کی حکومت سے بھاگ بھاگ کر وہ اپنی فطرتوں کے اندازوں کی طرف چلے آتے ہیں اور چونکہ فطرتی قوے کو برمحل استعمال کرنا اسلام ہی میں ملتا ہے اس لئے ترک وگبر میں ان کی دستگیری کرنا اور ان کے بھٹکتے ہوئے متلاشی دلوں کے لئے چراغ ہدایت راستے میں رکھنا مسلمانوں کا فرض تھا۔ لیکن یہ آپ ہی اس چراغ کو گل کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں یہ اس فرض عظیم کو کیونکر ادا کر سکتے تھے۔

ہمارے بزرگ بھائی جن اغراض کے لئے انگلستان میں تشریف فرما ہیں وہ اپنی نوعیت میں بلحاظ زمانہ موجودہ نرالی ہیں اور آج صرف ایک ہی شخص دنیا میں ہے جو اس اعلےٰ مقصد کو لے کر اس سرزمین پر نازل ہے اور یہی اغراض ہیں۔ جن کے لئے ہمارے قرون اولےٰ کے بزرگ اپنے گھروں سے ہجرت کر جایا کرتے تھے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامیابی عطا کرے۔

جو لوگ خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی نصرت کے لئے خود اسباب بہم پہنچاتا ہے۔ یہی معاملہ خواجہ صاحب کے ساتھ بھی ہو رہا ہے یہ محض فضلِ الٰہی کا ایک کرشمہ ہے کہ تین چار مہینے کے عرصے میں خواجہ صاحب کی چشم بصیرت نے انگلستان جیسے اعلےٰ روشن رکھنے والے ملک کی طبائع کی کتاب کو مطالعہ کر لیا اور ان کے محاسن اور مقابح سے واقفیت حاصل کر لی یہ کسی معمولی انسان کا کام نہیں ہے کہ اتنے تھوڑے دنوں میں ایک ایسے ملک کی طبائع کے مقیاس اور معیار کو ایک ایسے اہم کام کے پہلو سے سمجھ سکے۔ جو عام نظروں میں سراسر نا امیدیوں سے بھرا ہوا ہے۔ پرسوں ہی ہمارے ایک دوست کو ایک معزز جلیل القدر انگریز عہدہ دار نے کہا تھا کہ انگلستان جیسے مشغول ملک میں مذہب کی اشاعت کی کوشش بالکل بے سُود ہے۔ اس میں وہاں کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ حقیقت میں ظاہر بین نظر کے لئے تو یہ بات وحی آسمانی کی طرح قطعی ہے اور اسی کے ساتھ خواجہ صاحب کی تحریر کا ایک حصہ متوافق پڑتا ہے۔ لیکن یہ اسباب مایوسی جیسے کہ اس وقت ظاہر ہیں۔ حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایمان کو اور بھی ترقی دیتے ہیں کیونکہ مسیح و مہدی معہود کی برکات کے ضمن میں آپ (صلعم) نے فرمایا ہوا ہے۔ کہ "آفتاب مغرب سے طلوع کریگا" یعنے مغربی (یورپین) ممالک میں اسلام اس زور سے قبول کیا جائے گا۔ کہ وہ لوگ موجودہ مسلمانوں سے خدمت دین میں بہت آگے نکل جائیں گے۔ اور اس وقت کے مسلمانوں کو یہودیوں سے تشبیہ حاصل ہونے سے یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ یوروپ کو تیغ و تفنگ سے فتح کرنا محال ہے اور ایسے خیال کو دل میں جگہ دینا ناممکنات کی ہنڈیا چاٹنے کے برابر ہے وہ زمانہ بہت قریب آنے والا ہے۔ کہ آفتاب اسلام یورپ کے قلوب کی بامون پر طلوع فرما کر ان کے در و دیوار کو منور کر دیگا اور یہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے۔ اب ہم اس جگہ خواجہ صاحب کا اصل مضمون ہدیہ ناظرین کرتے ہیں اور وہ یہ ہے (عمر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مغربی دُنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے ہندوستان سے رخصت ہوتے ہوئے پیسہ اخبار و زمیندار کے ذریعہ اپنی غرض سفر شائع کر دی تھی۔ اشاعت اسلام کے متعلق نہ میں نے کسی سے وعدہ کیا اور نہ کوئی اُمید دلائی لیکن برادران ملت نے بالواسطہ یا بلا واسطہ عنوان بالا کے ساتھ وابستہ کر دیا اور میرے متعلق اسلامی صحائف میں وہ اُمید ظاہر کی گئی ہیں۔ کہ جن کا اہل میں نے کبھی بھی اپنے آپ کو نہیں سمجھا۔ مجھے ان تحریروں کو دیکھ کر یہ تو خوشی ہوئی کہ میری قوم میں بیداری اور اشاعت اسلام کا شوق ہے۔ میں یہاں نہ کسی انجمن کی طرف سے مقرر ہو کر آیا ہوں۔ اور نہ کسی مقروضہ تاجر بمبئی کی جیب نے متکفل ہو کر مجھے اشاعت اسلام کے لئے یہاں بھیجا۔ میں دراصل اس اُصول کا مخالف ہوں۔ چنانچہ ڈاکٹر اقبال کا سفر جاپان چونکہ انجمن کی طرف سے تجویز تھا اس لئے میں نے اس کی مخالفت کی۔ اسلام کا درخت ذاتی قربانیوں سے سینچا گیا ہے۔ اور اب بھی اسی کی ضرورت ہے۔ میرا اپنا مضطرب پُر درد دل اور احدیت مآب کی جناب میں میری گریہ زاری و نیازمندی مجھے مغربی دنیا میں لے آئی۔ اور میں آج کسی نہج پر بھی اس سفر کو ضائع نہیں سمجھتا۔ مجھے یہ علم تھا کہ یہاں کا طریق عمل اور بیان کا شعار بالکل نرالا ہے اس لئے میں نے عجلت سے کام نہیں لیا۔ یہاں کسی ہال کو کرایہ پر لے لینا اور اس میں لیکچر دے دینا یا اخباروں میں چرچا کرا کر اپنے ہموطنوں کو دھوکہ دینا اور اس طرح ان کی جھوٹی خوشی کا موجب ہو جانا تو بہت ہی آسان کام تھا۔ اور خصوصاً اس شہر میں جہاں تاجرانہ اُصول پر بڑی سے بڑی عزت اور عصمت اور رائے بھی خریدی جا سکتی ہے۔ مجھے نہ شہرت سے مطلب اور نہ ان اجری الا علی اللہ کے سوا کسی کی اجر پر نگاہ اور نہ کسی انجمن یا تاجر بمبئی کے مقابل کسی خدمت کی ذمہ داری۔ اِس لئے میں نے یہاں کے حالات کا بہ نگاہ اشاعتِ اسلام مطالعہ کرنا شروع کیا۔ آج ہندوستان سے نکلے مجھے پانچواں مہینہ ہے۔ اگرچہ میعاد تھوڑی ہے لیکن اس عرصہ میں جس نتیجہ پر آیا ہوں۔ وہ میں برادران اسلام کی اطلاع کے لئے قلم و کاغذ کے حوالہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ کہ جن نتائج پر میں پہنچا ہوں یہ غلط ہیں یا صحیح۔

یہ لوگ سرد ملک کے باشندے ہیں اور معاملات میں جلد باز نہیں۔ لبرل خیال ہو کر قدامت پرست ہیں نئی بات یا طریق یا مذہب کو جلدی اختیار نہیں کرتے۔ ان میں خود پسندی اور خود روی بہت ہے۔ متواتر کامیابی نے اور طاقت اور دولت نے ان میں رعونت پیدا کر دی ہے یہ ایشیائی دماغ کو کسی قابل نہیں سمجھتے۔ ہر ایک خیر و خوبی کا منبع یہ مغرب کو جانتے ہیں۔ اگرچہ ان کا خدا مشرق سے آیا۔ کسی مشرقی اصول یا خیال یا رائے کو محض مشرقی ہونے کے باعث قابل توجہ نہیں سمجھتے۔ سخت عدیم الفرصت ہیں صبح کے آٹھ بجے تک یہ لوگ گھروں سے نکل کر اپنے اپنے کاموں پر چلے جاتے ہیں۔ چھ بجے شام کے یہ کام چھوڑ کر گھر آ جاتے ہیں۔ سارے دن کے تھکے ماندے مختلف قسم کے سرور و خوشی کے اشغال میں لگ جاتے ہیں۔ لیکچر دن میں اگر آتے ہیں تو محض دل بہلاوے یا شغل

کے لئے۔ اِس لئے یہاں کے لکچر نصف یا پونے گھنٹے کے اندر اندر ختم ہو جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ ان میں بیٹھنے کی تاب نہیں۔ پالٹیکس یہاں کا دین و ایمان ہے۔ کوئی نامور معروف فاضل اور وہ بھی پالٹیکس پر لکچر دے۔ تو ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں اور خصوصاً ایسے مواقع پر جمع ہونا آزادی فیشن لازمات سے ہے۔ مذہب پر جس قدر لکچر میں نے سُنے۔ اگرچہ بعض مواقعہ پر لکچرار بہت ہی نامی تھے لیکن اس آباد شہر میں سامعین کی تعداد ستّر اور سَو کے اندر اندر دیکھی۔ مذہب سے ان کو کوئی دلچسپی نہیں گرجوں میں اکثر جا کر دیکھا۔ یہاں کا فیشن عورتوں کو معبدوں میں لے آتا ہے۔ جن کے وابستہ بعض مرد بھی ہوتے ہیں باقی خیریت۔ اسلام کے متعلق جن غلط فہمیوں کو یہاں آ کر دیکھا۔ ان کا وہم و گمان کبھی مجھے ہندوستان میں نہ تھا بُری سے بُری تصویر جو کسی مذہب یا انسٹی ٹیوشن کی کسی کا تصور تجویز کر سکتا ہے۔ وہ یہاں اسلام کی ہے۔ اسکے ذمہ وار پادری ہی نہیں۔ بلکہ یہاں کے پالٹکس پچاس سال گذر گئے۔ جب لبرل پارٹی نے چاہا۔ کہ ترک یورپ سے روانہ ہوں۔ یورپ میں جنگ بینکروں اور لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ موجودہ بلقانی جنگ بھی بینکروں اور اخبارو کی سازش کا نتیجہ ہے۔ یہاں لبرل پارٹی کا فرض تھا۔ کہ اگر وہ ترکوں کو یورپ سے نکالنا چاہے تو ان کے خلاف لوگوں کی رائے پیدا کر لے۔ چنانچہ قسما قسم کی دروغ بیانیاں اور قسما قسم کے خلاف واقعات مظالم اون کے ذمے اخباروں میں ناولوں میں کتابوں میں شائع کئے گئے اور گذشتہ پچاس سال کے اندر کل مغربی اقوام کو اور عامۃ الناس کو ترکوں کا دشمن بنا دیا گیا۔ آج بھی کل انگلستان کے اخباروں میں ایک قسم کی سازش ہے کیا مجال جو ایک فقرہ تک ترکوں کی حمایت میں نکل جاوے مجھے تو سمجھ ہی نہیں آتی۔ کہ ہم ہندوستان میں کیا سمجھے ہوئے بیٹھے یہاں تو کل کے کل ترکوں کے دشمن ہیں۔ بہرحال یہ پولیٹکل امور ہیں۔ جن سے مجھے تعلق نہیں میری غرض کہنے کی یہ ہے کہ ترکوں کا بھیانک نقشہ جو مغربی دنیا میں خصوصاً ان پچاس سالوں میں پولیٹکل اغراض سے پھیلایا گیا ہے اس نے اور اسلام کو یہاں بدنما کر دیا ہے۔ کیونکہ ترک اور مسلمان یہاں مترادف ہیں۔ یہاں کی طرز زندگی۔ یہاں کے خیال کے مطابق معصومانہ لہو ولعب یا دفع الوقتی وہ باتیں اپنے اندر رکھتی ہے۔ جو میرے نزدیک فواحش ہیں۔ میں تخت گاہ ابلیس (پیرس) میں گیا۔ اور واقفیت حاصل کرنے کے لئے اس خناس کے بعض دربار بھی دیکھے۔ پھر یہاں آیا۔ یہاں کے مختلف مشاغل کو بھی دیکھا۔ استغفار اور لاحول پڑھنا تو خیر ایسے مواقع پر ایک مسلم کا اضطراری فعل ہے۔ لیکن اشاعت اسلام کے نکتہ خیال سے میں اکثر دریائے حیرت میں چلا جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ الٰہی یہ قوم اسلام کو قبول کرے گی۔ مَیں نے عرض کیا ہے کہ خود عیسائیت اور مذہب سے ان کو دلچسپی نہیں ہے۔ مذہبی معاملات میں دخل دینا یہ تضیع اوقات سمجھتے ہیں۔ اسلام سے ان کو سخت نفرت ہے۔ اسلام ان کے نزدیک مانع ترقی ہے اور موجودہ زمانہ کی رفتار کے بالکل مخالف۔ پہلان باتوں کے سوا ان کی معروفیت اور ان کے اشغال دنیوی کچھ ایسے وسیع ہیں۔ کہ ان کو فرصت ہی کسی کام کی نہیں۔ یہ حالات نصف سے زیادہ قوم کے ہیں۔ باقی امراء بھی ہیں جن کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ یہ روپیہ اور دولت کو کہاں پھینکیں۔ ایسے فارغ البال اور مجموعہ عجائبات۔ ملک میں ان کے بہلاوے کے سامان ایسے کثیر ہیں کہ ان کو مذہب جیسے امور سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ یہ تو تاریک پہلو اشاعتِ اسلام کا ہے۔ جو میں نے عرض کیا اور امور بالا کو ہی دیکھ کر میں نے پسند نہ کیا کہ میں وقت اور روپیہ کو یہاں لکچروں میں خرچ اور ضائع کروں لیکن تصویر کا ایک روشن پہلو بھی ہے۔ جو نہایت ہی خوش کن اور حوصلہ افزا بھی ہے۔ یہاں کے لوگ جیسے کہ اہل الرا باہر سمجھے جاتے ہیں۔ عام طور پر ہرگز ہرگز نہیں۔ یہاں کے لوگوں کو بعض معاملات کے متعلق اخبار پڑھنے کے بعد عقل آتی ہے۔ صبح اُٹھتے ہی یہ لوگ اخبار پڑھتے ہیں جس پر ان کو بھروسہ ہوتا ہے۔ پھر جو کچھ اس اخبار میں ہو وہی ان کا دین و ایمان وہی ان کی رائے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پریس یہاں کی زبردست طاقت ہے۔ اس قوم کی ترقی کے اسباب میں یہ ایک سبب بھی ہے۔ کہ جس شخص کو یہ ایک دفعہ اہل الرائے مان لیں یا اپنا لیڈر تسلیم کر لیں اس کا کچھ کہہ دینا نقش بر سنگ ہے۔ جنگوں میں بھی ان کے سپاہیوں کی یہی عادت ہے۔ مذہبی۔ تمدنی ملکی سیاسی وغیرہ امور میں ایک دفیع صاحب الرائے کسی رائے کا اظہار کر دے۔ کل کے کل ہم آواز ہونے کو طیار ہیں میرے نزدیک یہ ایک اعلےٰ خوبی ہے ہر ایک ہر امر میں صائب رائے نہیں دے سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک زبردست آدمی ایک کتاب لکھ کر ایک نئی بات پیش کرتا ہے اور ملک کو اپنی زندگی میں اپنا ہم رائے بنا جاتا ہے۔ مجھے اگر اشاعتِ اسلام کی کوئی صورت اس وقت تک سمجھ آئی ہے۔ تو ان اہل الرائوں کی وجہ سے ہے نہ عامۃ الناس کی وجہ سے۔ مَیں نے یہاں آ کر بعض مشاہیر کلیسیہ سے عیسائیت کے متعلق گفتگو کی۔ علمی معاملات میں دلچسپی رکھنے والے۔ بعض امراء سے میں ملا۔ مجھے ان کو مل کر بہت خوشی ہوئی۔ جب میں نے عیسائیت کے اصولوں کے خلاف ایک نرم پیرایہ میں بعض اشکال پیش کئے۔ تو بلا تامل انہوں نے تسلیم کیا۔ بعض یہاں کے سوشل اور تمدنی جدید خیالات کو بعض قرآنی آیات کا لفظی ترجمہ دکھلایا تو اور بھی حیران ہوئے اور بعض نے کہا کہ ہم نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دماغ کو اتنا بلند پرواز نہ سمجھا تھا۔ ان لوگوں نے چاہا کہ اگر اسلام کے متعلق ان کو اور صحیح علم دیا جاوے۔ تو ان کی خوشی اور مزید غور و فکر کا موجب ہوگا۔ یورپ کی گذشتہ نسل اور ایسا ہی موجودہ نسل نے مشاہیر کا ایک طبقہ پیدا کیا ہے۔ جو موجودہ تہذیب و تمدن یورپ سے سخت متنفر ہیں۔ بعض کے نزدیک یورپ روما کی آخری تہذیب پر پہنچ چکا ہے جس کا نتیجہ موجودہ یورپ کی عظمت کا خاتمہ ہے۔ یہ بزرگ اس تہذیب و تمدن کے مقابل نئے اصول تہذیب و تمدن کے تجویز کرتے ہیں اور جدید طریق تمدن کو پیش کرتے ہیں۔ اور میرے دوست یہ سُنکر نہایت ہی حیران ہوں گے۔ کہ وہ طریق اور اصول بعض اسلام کے قریب ہیں اور بعض اسلامی ہیں۔ جن کو میرے انگریزی خوان بھائی مدت ہوئی۔ چھوڑ چکے ہیں۔

یہاں کی کمیشن طلاق کی رپورٹ دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ کمیشن اب قانونی طلاق میں جو آسانیاں تجویز کر رہی ہے۔ وہ بالکل اسلامی ہیں۔ میں نے عرض کیا ہے۔ کہ یہاں کے عام لوگ بلے اتما بلے کے قائل ہیں اور اپنی رائے نہیں رکھتے اور جو ان کے آغا ہیں وہ تمدن مارل سوشل اور پولیٹکل امور میں اسلامی طریق کا تتبع کر رہے ہیں۔ کیوں آخر اللہ کر جماعت کو حکمت اور ملائمت کے طریق پر نہ سمجھایا جاوے کہ جس طریق کو وہ پیش کر رہے ہیں۔ اس کے بعض حصہ کو قرآن نے تیرہ صد برس ہوئے پیش کیا اور بعض میں یہ نقص ہیں اور اسلام نے اس کو اس طریق پر پیش کیا ہے۔ مثلاً روح اور جسم کا تعلق یا روح کی پیدائش۔ اور حقیقت فلسفہ ذہنی کا ایک بڑا حصہ ہے۔ جس کو امام غزالی اور بوعلی سینا نے بہت کچھ یورپ میں رنگا ہوا ہے۔ لیکن ہنری برگشن فرانسیسی حکیم نے جو اس وقت زندہ ہے۔ جو روح کی کیفیت بیان کی ہے۔ وہ سب پچھلے فلسفہ پر پانی پھیر گئی ہے۔ لیکن اس کا سارا خلاصہ تو اس آیت کا لفظی ترجمہ ہے۔ جو اٹھارہویں [۱۸] سیپارہ میں ہے۔ اور جس کا خاتمہ ثم انشانٰہ خلقاً اٰخر

پر ہوتا ہے۔ پروفیسر ہیکلے عیسائیت سے بیزار ہے اور اس کے فلسفہ کا ایک بھاری پہلوان الانسان لغی خسر ہے ہے۔ جس سے نکلنا تہذیب و تمدن کا فرض ہے۔ اس کے نزدیک اس کا علاج مذہب نے (اور مذہب اس کے نزدیک عیسائیت ہے) نہیں بتلایا۔ اس کے بعض علاج جو اس نے تجویز کئے ہیں۔ لیکن وہ ناکمل اور بہت ہی ناقص حالت میں ہیں۔ مگر اس نزدین اصول کے قریب آجاتے ہیں۔ جو سورہ العصر میں اس آیت کے آگے دیا گیا ہے۔ یعنے الا الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ پ۳۰۔

حکیم سپنسر علت العلل کو مان کر عیسائی کتب مقدسہ میں کوئی ایسی دلیل یا وجہ معقول نہیں دیکھتا کہ اس علت العلل کا علم انسان حاصل کر سکے یعنی وہ الہام کا قائل ہونا نہیں چاہتا گیا سورہ نحل میں اسی نیچر کی شہادت پر جو اس حکیم کی معلم ہے۔ حکیمانہ دلائل اور فلسفیانہ براہین موجود نہیں۔ جس سوشلزم کو آج یوروپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے خوبصورت پہلو اسلامی تعلیم میں موجود ہیں اور اس کے نقص قرآن مجید نے دکھلائے ہیں اور بین بین راستہ تجویز کیا ہے۔ رشنلزم کا گل سرسبد اصول جسے پروفیسر لیکی عیسائیت کا ہالک بتلاتا ہے اور میرے نزدیک وہ حقیقت انسان کا نصف نقش ہے۔ وہ کامل مکمل حکمت میں سورہ والطین کے اندر کامل مکمل طور پر موجود ہے۔ حکیم مل جن حریت کے اصولوں کا جان دادہ ہے اس سے چہار چند حریت صحابہ کی زندگی میں پائی جاتی ہے۔ جس ذاتی قربانی کو بعض حکمار یورپ نے نہایت رنج کے ساتھ یوروپ سے مفقود ہوتا دیکھ رہے ہیں وہ عود نقطہ اسلام میں موجود ہے اور اس کے ارکان پر عمل کرنے سے انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔

حکیم نیٹشا کے متبعین اسباب کے محتاج ہیں۔ جہاں تک حکیم موصوف انہیں پہونچا چکا ہے اس کے آگے قرآن موجود ہے۔ سفرجیٹ (حقوق نسوان متعلقہ ووٹ) کی تحریک ان حقوق نسوان سے بہت پیچھے ہے۔ جو قرآن نے عورتوں کو دے رکھے ہیں۔ انگلستان جس وائٹ سلیو ٹریڈ سے سخت گھبرا رہا ہے۔ اس کا علاج اگر کچھ ہے تو کثیر الازدواجی ہے۔ یہ چند ایک امور ہیں۔ جن پر یوروپین حکمار اور اہل الرائے گھبرا رہے ہیں۔ یہاں مشنری بطور واعظ بھیجنا اور اشاعت کرانا میرے نزدیک اس کے لئے یہ ملک ابھی طیار نہیں ہاں کوئی خود مشہور و معروف ہو جائے تو اس کی باتوں پر کان دھر سکتے ہیں۔ قلم و کاغذ ہی ایک بڑی چیز ہے جس کا یہاں سب پر غالب ہے۔ ہندوستان سے لکھ کر یہاں کتابیں شائع ہوں یا وہاں کے انگریزی میعادی رسالے یہاں آویں۔ ان کے لئے ردی کی ٹوکریاں یہاں موجود ہیں اگر کوئی اور وجہ نہیں تو ہندوستان کی چھپائی اور ٹائپ اوسے اس قابل کر دیتی ہے۔ یہ امور بالکل بے سود ہیں یہاں استقامت اور استقلال کے ساتھ بیٹھ کر اگر قلم و کاغذ سے صحیح طریق پر کام لیا جاوے تو بہت ہی مفید ہوگا یہاں بیٹھ کر نہ صرف انگلستان میں اشاعت اسلام ہو سکتی ہے۔ بلکہ یوروپ اور امریکہ میں خصوصاً اس سیاہ براعظم میں جن کے دل بالکل نور اسلام کے لینے کے لئے طیار ہو چکے ہیں اور جن کے دلوں کو ان کے چہروں کی طرح سیاہ کرنے کی زبردست تحریک یہاں پادری حلقہ میں پولٹیکل اغراض سے ہو رہی ہے وہ انگریزی زبان سے بھی واقف ہیں۔ عیسائی ہیں۔ لیکن عیسائیت سے متنفر ہیں اور اسلام کو پسند کرتے ہیں۔ میری مراد اس سے افریقہ ہے اس کے متعلق آئندہ مفصل لکھونگا۔

یوروپ دراصل خیالات اور اصولوں کے زیر حکومت ہے ہم یورپ کو تلوار و تفنگ سے فتح نہیں کر سکتے۔ البتہ جن اصولوں کے ماتحت وہ ہیں۔ اگر ان کا بہترین صورت میں ماخذ قرآن دکھلایا جاوے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ قرآن ان پر غالب نہ آجاوے۔ کسی یوروپین حکیم کی تحریر کو اٹھا کر دیکھ لو وہ یورپین تہذیب و تمدن سے متنفر ہو کر ایک ایسا تمدن تجویز کر رہا ہے۔ جو بالکل قرآن مجید کے قریب ہے۔ ان کی نگاہ قرآن مجید کی طرف اس لئے نہیں آتی کہ قرآن مجید کے ماننے والے ان سب خوبیوں سے جو میرے خیال میں قرآن مجید کے اتباع سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ معرا ہو چکے ہیں۔ درخت پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ ہم کو غلط طور پر غیر اسلامی دنیا نے قرآن مجید کے پھل سمجھ رکھا ہے حالانکہ ہمارے اعمال و افعال کا قرآن مجید ذمہ دار نہیں۔ فقط

خواجہ کمال الدین وکیل معرفت نیشنل بنک آف انڈیا ۲۶ بشپ گیٹ۔ لنڈن انگلینڈ
۱۶ر جنوری ۱۹۱۳ء

تپ دق کا عجیب علاج

تپ دق کا مرض ایک نہایت ہی خوفناک مرض ہے۔ اس بدبخت مرض نے کئی ایسی روحوں کو ہم میں سے قبل از وقت علیحدہ کیا کہ جو انسانی سوسائٹی کے لئے نہایت ہی ضروری تھیں دنیا کے ہر ایک حصہ میں اس مرض کی روک تھام کے لئے کوشش جاری ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسی دوا تلاش نہیں ہوئی۔ کہ جو اس خوفناک مرض کا شرطیہ علاج کہا جا سکے خوشی کی بات ہے۔ کہ اب ایک جرمنی ڈاکٹر نے اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ اس نے تپ دق کا علاج تجویز کر لیا ہے۔ اس جرمنی ڈاکٹر کا نام فریڈون ہے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا بیان ہے کہ جو طریقہ انھوں نے سوچا ہے وہ نہایت ہی مفید ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ وہ جرمز ہی جن سے کہ یہ مرض پیدا ہو اس مرض کو دور کر سکتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ڈاکٹر کوچ نے یہ تحقیقات کی تھی۔ کہ اس مرض کے پیدا کرنے والے جرمز کو ایسا بنایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کا وجود اس مرض کو دور کرنے کا باعث ہو سکے۔ چنانچہ اب ڈاکٹر فریڈون بھی یہ کہتے ہیں۔ کہ انھوں نے اس طریقہ کو دریافت کر لیا ہے۔ کہ جس سے تپ دق پیدا کرنے والے جرمز میں یہ خوبی پیدا کر دی جائے۔ کہ وہ اس مرض کا ہی خاتمہ کر سکیں۔ اس وقت قریباً ساڑھے بارہ سو مریضوں کا اس طریقہ سے علاج کیا جا چکا ہے اور نتیجہ نہایت ہی شاندار برآمد ہوا ہے۔ کئی مشہور مشہور ڈاکٹر اس امر کی شہادت دیتے ہیں۔ ڈاکٹر فریڈون کے تجویز کردہ علاج سے بہت سے مریضوں کو کلی صحت حاصل ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو سیرم تپ دق کے علاج کے لئے ایجاد کی ہے اس کا حال جاننے کے لئے اس وقت یورپ کے ڈاکٹر پریشان ہو رہے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب سے درخواست کی جا رہی ہے کہ وہ اپنے سیرم کے راز کو پبلک میں پیش کر دیں تاکہ اسے عوام کے لئے زیادہ مفید بنایا جا سکے۔ ابھی تک ڈاکٹر صاحب نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ امید کرنی چاہیئے کہ وہ بہت جلد اس عجیب و غریب طریقہ کو سب کے فائدے کے لئے ظاہر کر دینگے۔

اخبار جھنگ سیال کی ضمانت ضبط اور مطبع اور اخبار بند

۱۶ر فروری کی شام کو لاہور میں اخبار جھنگ سیال روزانہ و ہفتہ وار کے بند ہونے کی عام افواہ تھی۔ چنانچہ لالہ بانکا دیال مالک و اڈیٹر اخبار و پریس کی طرف سے ۱۷ فروری کی صبح کو اطلاع عام کے عنوان سے جو اشتہار شائع کیا گیا اس نے اس افواہ کی تصدیق کر دی۔ اس اطلاع کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جھنگ سیال کے نام گورنمنٹ کا حکم بذریعہ پولیس آیا ہے۔ جسمیں مندرجہ ذیل فقرات درج ہیں وہ جھنگ سیال میں جو چھٹی انارکسٹ کے نام سے نکلی ہے۔ اس میں ایسے فقرات پائے جاتے ہیں کہ جن میں صاف طور پر اور اشارتاً بے چینی کی تحریک پائی جاتی ہے اور گورنمنٹ سے نفرت کا اظہار ہوتا ہے لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ دیال پریس کے متعلق جو ضمانت دو ہزار کی پربھدیال نے دے رکھی ہے وہ ضبط کیجائے اور وہ ضمیمے جو جھنگ سیال نے چھاپے تھے جہاں کہیں ملیں۔ ضبط کئے جائیں اس لئے آج سے ہفتہ وار اور روزانہ جھنگ سیال [illegible]

ترکوں کے ساتھ ہمدردی اور احمدی جماعت

روزانہ پیسہ اخبار کی ایک گزشتہ اشاعت میں جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار نے عثمانی سلطنت کی موجودہ حالت پر بحث کرتے ہوئے ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا ہمارے خلیفہ اور امام حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب قدس سرہ جماعت احمدیہ کو ترکوں کی اس مصیبت میں ہمدردی کرنے یا چندہ دینے سے روکتے ہیں +

ہمارے مصائب

میں سب سے اول یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے مجھ کو کہاں تک اپنی اصلاح کے لئے آپ کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یہ کہ اس وقت ہم اپنی اصلاح کس طرح کر سکتے ہیں +

اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جو جو مصائب اور تکالیف آئے دن ہم پر آتے ہیں۔ چاہے ہم فرداً فرداً ان میں مبتلا ہوں یا ساری قوم پر ان کا اثر ہو۔ ہماری اپنی ہی بداعمالی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ مثلاً ہم جب بیمار ہوتے ہیں تو یہ ہماری اپنی کسی غلطی بدپرہیزی یا کسی قانون طبعی کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہوتا ہے اور اگر ہمارے مال و جان اور اولاد ملک پر کوئی مصیبت اور تباہی آتی ہے۔ تو وہ بھی ہماری اپنی ہی کسی بداعمالی یا غلطی کا خمیازہ ہوتی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے بھی فرمایا ہے۔ جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر۔ سورہ شوریٰ۔ ۳۰- آیت) +

(ترجمہ) تم پر کوئی مصیبت نہیں آتی۔ مگر تمہاری اپنی ہی ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے۔ اور حال یہ ہے کہ خدا تعالےٰ تمہاری بہت سی غلطیوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور پھر فرماتا ہے۔

وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک

(سورہ نساء آیت ۷۹) (ترجمہ) جو برائی تجھے پہنچی وہ یقیناً تیرے نفس کی غلطیوں سے ہے۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ تو ہم اس کی ہمدردی اور تیمارداری نہ کریں۔ اور اگر ایسا ہو تو پھر کسی مذہب یا اخلاق کی دنیا میں ضرورت ہی کیا ہے +

اسلام میں ہمدردی

مذہب اسلام کی جڑھ اور اصل اصول صرف دو ہی باتیں ہیں۔ اوّل تعظیم لامر اللہ یعنے خدا تعالےٰ کے ہر ایک حکم کی تعظیم اور بجاآوری اور دوسری شفقت علیٰ خلق اللہ یعنے خدا تعالےٰ کی مخلوق پر شفقت اور مہربانی کرنا۔ اور خدا تعالےٰ قرآن مجید میں صاف طور پر فرماتا ہے ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم (سورہ نور- آیت ۲۲) یعنے تم معاف کرنے اور درگذر کرنے کی عادت ڈالو۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ بخشے +

پھر فرمایا احسنوا ان اللہ یحب المحسنین (سورہ بقرہ آیۃ ۱۹۵) یعنے محسن بنو۔ اللہ تعالیٰ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔ پس اگر ہم آج دوسروں کی مصیبت میں ان کے ساتھ ہمدردی نہیں کر سکتے تو کل ہم کو اپنی کسی مصیبت میں کسی غیر کی ہمدردی یا خدائی دستگیری کی کیا امید رکھنی چاہیئے احکام خداوندی کی بجاآوری میں ہمارے مرشد و آقا حضرت مرزا صاحب (غلام احمد صاحب) قادیانی مسیح موعود مہدی مسعود مرحوم و مغفور نے دس شرائط بیعت میں جہاں فرقان حمید کو ہر روز تلاوت کرنا اس پر عمل کرنا اور اس کی حکومت کو اپنے لئے بکلی منظور کرنا اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنا اور آپ کا پورے طور پر اتباع کرنا ضروری رکھا ہے۔ وہاں مسلمانوں سے تو در کنار کل بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنا جماعت احمدیہ کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ اور ہمارا یہ فرض ہے کہ جہاں تک ہماری طاقت ہو ہم ہر ایک انسان سے ہمدردی کریں۔ چاہے وہ عیسائی ہو ہندو ہو۔ یہودی وغیرہ ہو۔ اور ترک تو ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ اُن کا حق ہم پر اور بھی زیادہ ہے +

چندہ کا سوال

اب رہا یہ امر کہ ترک مجروحوں اور زخمیوں کے لئے ہم کو چندہ دینا چاہیئے یا نہیں؟ سو اس مصیبت کے وقت ترکوں کو چندہ دے کر ان مجروحوں کی تیمارداری کر کے اُن کی مصائب کو کم یا بالکل دُور کرنے کی کوشش کرنا ہمارا فرض عین ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی بجاآوری ہے اور جس میں شرکت کے لئے ہماری مہربان گورنمنٹ نے بھی بڑی خوشی سے اجازت دیدی ہے۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے باقاعدہ اعلان سے پیشتر ہی ہمارے موجودہ پیشوا حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور کی معرفت گورنمنٹ سے ترک مجروحوں کے لئے چندہ کی اعانت کے متعلق استصواب کیا۔ اور اجازت آجانے پر انجمن ہلال احمر کے لئے چندہ قادیان کی جماعت کی طرف سے بھیجا گیا اور دوسرے مقامات پر بھی جماعت احمدیہ دوسرے مسلمانوں کے دوش بدوش اس چندہ میں برابر حصہ لے رہی ہے +

مصیبت کسطرح دُور ہو سکتی ہے

اس میں کچھ شک نہیں کہ ماسوائے ہمدردی کے جو ہم کو اپنے مسلمان بھائیوں اور دوسرے بنی نوع انسان سے ہونی چاہیئے ہے۔ ضروری ہے کہ ہم ہر بیماری دکھ اور مصیبت کے اسباب پر بھی غور کریں۔ کیونکہ جب تک کہ اصل سبب دُور نہ ہو۔ بیماری یا مصیبت دُور نہیں ہو سکتی۔ اور نہ آیندہ اس مصیبت سے ہم بچ ہی سکتے ہیں +

سلطنت ٹرکی

ترکوں کے متعلق خود جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار نے تحریر فرمایا ہے کہ ان کے افسروں کی حالت بہت ردی ہے سپاہی بیشک بہت قابل تعریف ہیں۔ عام طور پر دنیائے اسلام پر اس وقت یہ حقیقت منکشف ہوئی ہے۔ مگر ہمارے مرشد و آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو آج سے قریباً ۱۵- برس پہلے جب کہ حسین بک کامی سفیر رُوم متعینہ کراچی آپ کی ملاقات کے لئے قادیان میں آیا تو آپ نے بذریعہ اشتہار مورخہ ۲۴ مئی سنہ ۹۷ء مسلمانان ہند اور خود سلطان عبدالحمید خان

کو آگاہ کیا تھا۔ کہ اس ایک نمک افسر کی خراب حالت دیکھ کر جب اُنھوں نے درگاہ باریتعالےٰ میں دُعا کی تو اللہ تعالےٰ نے اُن پر سلطنت روم کی حالت ظاہر کی۔ اور آپ نے مذکورہ بالا اشتہار میں یُوں تحریر فرمایا۔

کہ سلطان روم کی سلطنت کی اندرونی حالت اچھی نہیں ہے۔ اور میں کشفی طریق سے اسکے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا۔ اور میرے نزدیک اُن حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں۔

پھر دوبارہ آپ نے ۲۵۔ جون ۹۷ء کو لکھا

...... کہ ہم نے گزشتہ اخبار میں ترکی گورنمنٹ پر بلحاظ اس کے بعض عظیم الدخل اور خراب اندرون ارکان اور عمائد اور وزراء کے نہ بلحاظ سلطان کی ذاتیات کے ضرور اُس خداداد نور اور فراست اور الہام کی تحریک سے جو ہمیں عطا ہوا ہے۔ چند ایسی باتیں لکھی ہیں۔ جو خود ان کے مفہوم کے خوفناک اثر سے ہمارے دل پر ایک عجیب رقت اور درد طاری ہوتا ہے۔ سو ہماری وہ تحریر جیساکہ گندے خیال والے سمجھتے ہیں کسی نفسانی جوش پر مبنی نہ تھی۔ بلکہ اس روشنی کے چشمہ سے نکلی تھی جو رحمت الٰہی نے ہمیں بخشا ہے" پھر بعد اس کے لکھا ہے "کیا ممکن نہ تھا کہ جو کچھ میں نے رومی سلطنت کے اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا وہ دراصل صحیح ہو۔ اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے بھی ہوں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری کی سرشت ظاہر کرنے والے ہوں"

چنانچہ اس حکم خداوندی کے بموجب

پہلے تو سلطان عبدالحمید خان معزول ہوئے اور بعد میں وزرائے سلطنت اور افسروں کی نالائقی کی بدولت اور ان کی آپس میں خانہ جنگی کے سبب ہم نے اُن کی موجودہ حالت زار بھی دیکھی (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ایک خوشخبری

جب حضرت مرزا صاحب نے اگر سلطنت ٹرکی کی خراب حالت دیکھ کر دُنیا کو مطلع کیا تو اس کے بعد دو دفعہ ۱۹۰۶ء و ۱۹۰۸ء میں غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون کے الہام کی بھی اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر تجدید کی۔ اور بتایا کہ سلطنت روم مغلوب ہو کر پھر غلبہ پائیگی جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رومیوں کی مغلوبیت کے بعد کامیابی کی پیشگوئی کی تھی۔ ایسی ہی اُن کے غلام حضرت میرزا صاحب نے بھی کی۔ خدا کا وعدہ تو بالکل درست ہے۔ ترکوں کو چاہیئے کہ اب اپنی حالت کی اصلاح کریں اور خدا کے ساتھ تعلق کو مضبوط کریں [1] اللہ تعالیٰ اُن کو ضرور استحکام اور مضبوطی دے گا۔

قوم کا ادبار

اصل بات یہ ہے کہ جب تنہ ہی کھوکھلا ہو جائے تو پھر شاخیں کس طرح سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ اور جب کسی جنگل میں بڑے بڑے درختوں کو آگ لگ جاوے تو چھوٹے درخت کس طرح بچ سکتے ہیں۔ اور ہمیشہ سے سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی قوم پر مصیبت تنزل اور ادبار آتا ہے تو پہلے قوم کے سردار اور بڑے آدمیوں کی حالت بگڑتی ہے اور پھر اُس کا وبال ساری قوم پر پڑتا ہے۔ ہم دُور کیوں جائیں خود ہندوستان میں دیکھیں کہ مسلمانوں کی سلطنتیں کس طرح سے تباہ ہوئیں۔ یہاں بھی ہم کو امراء ہی کا فسق و فجور اور معصیت اس کا سبب نظر آتا ہے اور قرآن مجید نے خود ہم کو اس حقیقت سے آگاہ کیا ہے اور فرمایا ہے ﴿امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا﴾ یعنے جب کسی قوم پر تباہی آتی ہے تو اُس کے بڑے بڑے آدمی خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ اور اس خدا سے قطع تعلق کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ فسق و فجور تک ان کی نوبت پہنچتی ہے اور پھر وہ تباہ ہوتے ہیں اور ان کے سبب سے کل قوم تباہ ہوتی ہے جو اُن کے زیر اثر ہوتے ہیں اور جن کے وہ سردار ہوتے ہیں۔

دَرْدِ دل کا اظہار

اب میں ایک دَرْدِ دل کی بات کہنا چاہتا ہوں۔ ممکن ہے کہ کوئی نیک دل اس سے متاثر ہو اور وہ یہ ہے کہ اس میں تو شک نہیں کہ ترک افسروں کی خرابی کا ساری قوم کو خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔ مگر ہم کو یہ سوچنا چاہیئے کہ ہندوستان میں ہمارے اُمراء اور رؤساء کی کیا حالت ہے اور قوم کا کیا حال ہے میں اس کے جواب میں یہی کہوں گا کہ ہمارے امراء کی بھی وہی حالت ہے جو ترک افسروں اور امراء کی ہے۔ البتہ درجہ اور ذمہ واری میں کمی ضرور ہے۔ اور قوم باوجود اپنی حالت زار کے بحیثیت مجموعی ان خرابیوں میں مبتلا ہے جن میں ہمارے اُمراء اور رؤساء اور اکثر لیڈرانِ قوم گرفتار ہیں۔ اور اگر ہمارے سردارانِ قوم اپنی حالت کو درست نہ کریں اور اپنی ذمہ واری کو نہ سمجھیں تو پھر قوم کس طرح سے ترقی کر سکتی ہے ہمارے ملک میں سلطنت کا بوجھ اور ذمہ واری خدا تعالےٰ نے برطانیہ جیسی شریف قوم کے سپرد کی ہے اس لئے ہمارے لیڈروں کی ذمہ واریاں ترک افسروں اور امراء کی نسبت بہت کم ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ پہلے اپنی حالت کا موازنہ کریں اور اسکو صراط مستقیم پر چلانے کی کوشش کریں اور خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں مدد کے لئے اپنا سر جھکائیں۔ اور بعد میں قوم کی رہبری کا ذمہ لیں۔ اور ترکوں کے نمونہ سے عبرت حاصل کریں۔

ہماری ذمہ واری

یہ ذمہ واری نہ صرف لیڈرانِ قوم پر ہی ہے بلکہ ہر فرد قوم کے لئے ہے کہ اپنے آپ کو۔ اور اپنے متعلقین اور زیر اثر لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرے جیسے کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ یعنے ہر ایک تم میں سے بادشاہ ہے۔ اور ان کے متعلق جن پر کہ اس کا اثر ہو۔ اس لئے مسلمانوں کو خواہ وہ ترکی ہوں یا مصری مراکو الجیریا افغانستان کے ہوں یا ہندوستان کے ہوں۔ یہ بخوبی سمجھ لینا چاہیئے

---

[1] نوٹ۔ اور وہ تعلق یوں ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی اور رونق کے واسطے جو سلسلہ اس زمانہ میں قائم کیا ہے اس میں شامل ہوں اور اس کے مامور کو قبول کریں تا کہ ہر ایک نیکی کی ان کو توفیق دیجاوے۔
ایڈیٹر

کہ اصل سبب اُن کے ادبار تباہی اور بربادی کا یہی ہے کہ اُنھوں نے قرآن مجید جیسی کامل اور مکمل کتاب کی نصایح کو پس پشت پھینک دیا۔ اور اس غفلت میں افسر و سپاہی رئیس اور رعیت سب کے سب شامل ہیں۔ الاماشاء اللہ۔ اور باوجود ایسی کامل کتاب کی موجودگی کے اگر ہم اسپر عمل نکریں تو ہم زیادہ سزا کے مستوجب ہیں بہ نسبت ان اقوام کے جن کے پاس یہ کتاب نہیں ہے۔ دیگر اقوام جن راہوں سے ترقی کر رہی ہیں وہ سب قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور کسی غیر قوم کو قرآن جیسی کتاب نہیں دیگئی۔ مگر مسلمان ہیں کہ اس سے غافل ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں اور قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ سے فائدہ حاصل کریں۔ اور اسلام اور اپنے پاک نبی صلعم کے لئے باعث عار نہ بنیں۔ یاد رکھو کہ آنحضرت صلعم نے ہم کو متنبہ کرنے کے لئے بطور پیشینگوئی کے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز ہر ایک نبی سے پوچھا جائے گا۔ کہ تیری اُمت کیوں بگڑی وہ سب اپنی اپنی اُمتوں کے متعلق جواب دینگے۔ مگر جب مجھ سے پوچھا جائے گا تو میں یہی کہوں گا کہ یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا (پ ۱۹-ر۱) ترجمہ۔ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو پس پشت ڈالدیا یہ تباہ ہوئی ✠

پس ہم کو چاہیئے۔ کہ ہم اس ارشاد نبوی کو مدنظر رکھ کر اپنی اصلاح آپ کریں اور خدا سے مدد چاہیں۔ آمین ثم آمین ✠

اے خدا! تو ہمیں ایسی ہی توفیق دے کہ ہم تیری رضا کی راہوں پر چلیں۔ اور اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں اور دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور دُنیا کی مشغولی ہم کو تیری رضا اور تیری بارگاہ کا قرب حاصل کرنے۔ اور تیرے افضال کے منتظر رہنے سے محروم نہ کرے۔ آمین ثم آمین۔ اور اے اللہ! تو امت محمدیہ پر رحم فرما اور اس کی حالت کو درست کر ✠

خاکسار مرزا یعقوب بیگ ایل ایم ایس
احمدیہ بلڈنگس لاہور

خواجہ کمال الدین صاحب انگلستان میں

(نوشتہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ لاہور)

آج قریباً چار ماہ گزرتے ہیں کہ اخویم جناب خواجہ کمال الدین صاحب اپنے وطن کو چھوڑ کر اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت اسلام کے لئے ہم سے رخصت ہوئے اور . . . . . اس مقدس عہد کی تکمیل کی جو انھوں نے اپنے ہادی اور مرشد کے ہاتھ پر کیا تھا کہ "میں دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا" ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح وہ ہمارا پیارا اور دوست جس کے ساتھ سالہا سے دراز سے ہم کو محض خدائے تعالےٰ کے لئے ایک برادرانہ تعلق تھا اُس نے خدا کے لئے ہم کو بھی چھوڑا اور عزیز خوردسال اولاد اور خویش واقارب کو بھی چھوڑا۔ اور روزی کمانے کے اسباب یعنی اپنے پیشہ وکالت کو بھی ایک طویل عرصہ کے لئے چھوڑا اور دیوانہ وار اپنی سب دُنیاوی امنگوں اور اور خواہشوں سے الگ تھلگ ہو کر صرف اللہ تعالےٰ کے لئے اور اُس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور نام کے لئے اس بڑے بر اعظم کو چھوڑا جس میں اگر گھر نہیں تو ہر شہر میں تو کثرت سے اس کے ثنا خواں اور دوست اور اس کو چاہنے والے اور اپنے سر آنکھوں پر بٹھانے والے کثرت سے موجود تھے اور اس نے اتھاہ سمندر میں خدا کے حکم کے ماتحت خدائی کشتی میں قدم رکھا۔ اور دُنیا کی آزمایشوں کے طوفان عظیم کے مقابلہ میں حضرت نوحؑ کے اتباع میں اس نے بسم اللہ مجرھا ومرسٰھا کہا اور اس رب عظیم پر توکل کر کے وہ مخلوق خدا کے ساتھ ایک ایسے خطہ میں جا پہنچا۔ جہاں دنیا کا مال و دولت تو کثرت سے ہے مگر خدا کے تعالےٰ کی معرفت اور حقیقی تقوےٰ اور روحانیت بالکل مفقود ہے۔ اور جس سرزمین میں باوجود اس سامان اور آلات حرب کے شیطان کے مقابلہ میں کام آنے والا کوئی حربہ نہیں۔ اور جہاں کہ خدا کی عظمت اور جبروت کے تخت پر ایک عاجز انسان کو بٹھا دیا گیا ہے جو اپنی زندگی میں کہتا تھا کہ درندوں اور چرندوں اور جنگل کے جانوروں کے لئے بسیرے کی جگہ ہے مگر ابن آدم کے لئے سر چھپانے کی جگہ نہیں اور صرف یہی نہیں کہ اس کو خدا مانتے ہیں بلکہ یورپ کے حساب دان ایک خدا کو تین اور تین کو ایک مانتے ہیں۔ اور اس پر طرفہ یہ ہے کہ جو شخص ان یورپ کے سولیزیشن کے دلدادوں کو دین کا رستہ دکھلاوے اور خدائے واحد کا پیغام پہنچا دے اس کو مجنون اور دیوانہ سمجھتے ہیں اور اس کی طرف التفات نہیں کرتے۔ اور مذہب کے امور کو ایک پرائیویٹ کنسرن (یعنی ایک ذاتی معاملہ) سمجھتے ہیں اور اس میں کسی کی صلاح یا مشورہ کی ضرورت نہیں مانتے ان میں اکثر ایسے بھی ہیں کہ مذہب کو اور خدا کی خدائی کے مفہوم کو عیسائی مذہب کی موجودہ حیثیت سے بڑھکر وہم وگمان میں نہیں لاسکتے اس لئے ان میں سے قریب ۹/۱۰ آدمی عیسائیت سے منکر ہیں اور اکثر یہ خیال کرتے ہیں کہ جبکہ عیسائی مذہب باطل ہے اور نجات نہیں دے سکتا۔ تو پھر سب مذہب باطل ہیں اور کوئی مذہب سچا نہیں ہے۔ کہ اسکے ذریعے سے نجات حاصل کر سکیں اور ان میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ مسیح کی خدائی سے انکار کر کے اس وحدہٗ لاشریک کی خدائی کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں اور دہریہ کہلاتے ہیں ✠

یہ ہے یورپ کی حالت کا نقشہ جہاں ہمارے خواجہ صاحب تبلیغ اسلام کے لئے اور اس حقیقی مرسل اور ہنچی یعنی کل دُنیا کے نجات دہندہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بلانے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہر ہفتہ اپنی کارگذاری اخبارات کے ذریعہ قوم تک پہنچایا کرینگے مگر اب تک انھوں نے اس وعدہ کا ایفاء نہیں کیا حقیقت یہ ہے کہ اسوقت تک خواجہ صاحب اگرچہ ایک دن بھی اپنے فرض سے غافل نہیں رہے اور جس کام کے لئے وہ ولایت تشریف لے گئے تھے اس میں مشغول ہیں مگر ابھی تک انھوں نے اپنے خیال میں کوئی ایسی خدمت نہیں کی کہ جسکا مژدہ وہ قوم

نکم اخباروں کے ذریعہ پہنچا سکتے۔ آپ لوگ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی ایک طوفان عظیم میں دستگیری کی تھی اور ان کی کشتی کو منزل مراد تک پہنچایا تھا۔ اس طرح سے اللہ جلشانہٗ خواجہ صاحب کی کشتی مراد کو بھی اپنی قبولیت کی چٹان پر جگہ دے آمین۔ اور وہ امت کی کشتی کو پار لگانے میں خواجہ خضر کا کام دیں اور اللہ تعالےٰ ان کی سعی جمیلہ کو اور ان کے ساتھیوں کی کوششوں کو جو خدا کے دین کی خاطر دنیا چھوڑنے کے لئے ہردم تیار ہیں بار آور کرے۔ آمین۔ اور اللہ تعالےٰ قوم کی دعاؤں کو سنے اور ہمارے مخدوم و مطاع حضرت مولوی نورالدین صاحب کی دعاؤں کو باثمر کرے جنکی نسبت میں یقین کر سکتا ہوں کہ حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات کے بعد انھوں نے اگر کوئی کام کیا ہے تو امتِ محمدیہ کی بہتری کے لئے دعائیں کی ہیں جنمیں وہ ہردم مشغول رہتے ہیں پس میں بھی دردِ دل سے دعا کرتا ہوں کہ سب کلمہ گو مسلمان جن تک میری آواز پہنچے آمین کہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اب ہم مسلمانوں کی سن لے اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ ہماری قوم کی اپنی بدکاریوں اور بدعملیوں کی وجہ سے ہماری ذلت اور ادبار اب انتہا کو پہنچ گیا ہے اے ہمارے قادر مطلق خدا ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی جانوں پر اسراف کیا تو ہمارے گناہ بخش اور ہم پر رجوع برحمت ہو اور ہم کو اعمال صالح کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے دین پر کاربند ہوں اور تیرے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ اور اے خدا تو ہم پر رجوع برحمت ہو۔ آمین۔ یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین۔ خواجہ صاحب اپنے ہندوستانی احباب کو ہرگز نہیں بھولے اور وہ اس موقعہ کی انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو کوئی کامیابی عطا فرمائے تا وہ اسکی خوشخبری قوم تک پہنچائیں۔

لاہور اور قادیان میں قریباً ہر ہفتہ خواجہ صاحب کے خطوط آتے رہے ہیں جن میں یورپ کی دنیا کی مشغولی کے تذکرے ہیں جنکی نسبت مجملاً میں نے آپ کے سامنے اس عرضداشت میں ذکر کیا ہے اور انھوں نے قریباً ہر ایک خط میں اس فتنہ عظیم کے مقابلہ میں اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کا اعتراف کیا ہے اور بتایا ہے کہ میں انگلینڈ میں بہت سے اصحاب سے انٹروڈیوس ہوا اور بعض ان میں دنیا کے لیڈر بھی ہیں مگر دین کے مقابلہ میں میں نے کسی کو اپنا ہاتھ بٹانے والا نہ پایا۔ اخبارات میں مضمون بھیجتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ مذہبی مضامین کو درج اخبار کرنا ہمارے شعار کے خلاف ہے اس واسطے واپس کر دیتے ہیں اور وہاں کے مذہبی اخبارات اکثر متعصب پادریوں کی تحویل میں نکلتے ہیں وہ دجال کے خلاف تحریک کو اپنے اخباروں میں کس طرح جگہ دے سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ لنڈن میں اگر آج کوئی پولیٹیکل لکچر دینا چاہے۔ تو اس کے لئے صدہا مددگار پیدا ہو جاتے ہیں اور ہزاروں اس کا لکچر سننے کے لئے موجود ہوتے ہیں مگر مذہب کے لئے کوئی دلچسپی نہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مذہبی جدوجہد میں دنیا کے اس بڑے شہر میں وہ اپنے آپ کو اکیلا تن تنہا پاتے ہیں لنڈن کے اکثر مسلمان طالب علم ان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اور ان کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے ہیں مگر لیکچروں کے انتظام کا بوجھ وہ طالب علموں پر ڈالنا پسند نہیں کرتے۔ اور نہ وہ (طالب علم) اس کے اہل ہی ہیں۔ اس لئے خواجہ صاحب نے اب حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت بابرکت میں عرض کی ہے کہ وہ چند اور شاگرد انکی معاونت کے لئے لنڈن میں بھیجیں اور انھوں نے یہ استدعا بھی کی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایک باقاعدہ مشن لنڈن میں جاری کیا جائے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ایسا ہی کرے۔ اور حضرت مولوی صاحب اس فکر میں ہیں۔ اور امید کرتا ہوں کہ عنقریب خواجہ صاحب کے بعض احباب ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے حضرت مولوی صاحب کے حکم سے لنڈن پہنچیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھ کو بھی اور میرے دوستوں کو اور احمدی اور غیر احمدی احباب کو اس کار خیر میں شمولیت کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ثم آمین۔

خواجہ صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر احمدی احباب کو اشاعت اسلام کے لئے کمربستہ ہونے کے لئے ممالک مغربیہ میں اشاعت اسلام کے عنوان سے ایک مضمون بھیجا تھا۔ جو ۲۵۔ دسمبر ۱۲ء کو اس موقع پر ایک بڑی دیندار جماعت کے سامنے پڑھا گیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگرچہ خواجہ صاحب نے اس لیکچر میں احمدی احباب مخاطب ہیں مگر دیگر مسلمانوں کے لئے بھی جو کہ دین کی ہمدردی اور جوش اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس کا پڑھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا اس لئے ہمارا ارادہ ہے کہ خواجہ صاحب کا یہ پہلا تحفہ ایک کتاب کی صورت میں شائع کیا جاوے اور جو اصحاب چاہیں گے۔ اُن کو احمدیہ بلڈنگس لاہور کے پتہ پر خاکسار یا شیخ نور احمد ایجنٹ خواجہ کمال الدین صاحب سے محصول کے ٹکٹ بھیجنے سے مل سکیگا سردست میرا ارادہ ہے کہ اصل رسالہ شائع ہونے سے پہلے بعض اسلامی اخبارات کے ذریعہ سے اس کا ایک حصہ عام ملک کے فائدہ کے لئے شائع کیا جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ خدا کے فضل سے آیندہ ہفتہ میں اس فرض سے عہدہ برآ ہو سکونگا۔

مرزا یعقوب بیگ اسسٹنٹ سرجن

ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شاخ تلونڈی کے لئے ایک مدرس کی ضرورت ہے تنخواہ [illegible] روپے ماہوار ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کے نام آنی چاہئیں۔

نوٹ } شاخ تلونڈی قادیان سے چار میل کے فاصلہ پر ہے۔

موجودہ مسلمان

برادر فخر الدین ملتانی کیا خوب فرماتے ہیں۔ کہ آج کل کے مسلمان لڑائی کے متعلق بہت جوش دکھاتے ہیں۔ مگر اسلام کو سلام۔

زمزمی

(منقول از تشحیذ الاذہان)

(مکّہ معظّمہ جاتے ہوئے یہ نظم صاحبزادہ محمود احمد صاحب نے لکھی)

دوڑے جاتے ہیں بامید تمنا سوئے باب
شاید آجائے نظر روئے دل آرا بے نقاب

غافلو! کیوں ہو رہے ہو عاشق چنگ و رباب
آسماں پر کھل رہے ہیں آج سب عرفان کے باب

مست ہو کیوں اس قدر اغیار کے اقوال پر
اس شہِ خوباں کی تم کیوں چھوڑ بیٹھے ہو کتاب

کیا ہوا کیوں عقل پر ان سب کی پتھر پڑ گئے
چھوڑ کر دیں عاشق دنیا ہوئے ہیں شیخ و شاب

اپنے پیچھے چھوڑے جاتے ہیں یہ اک حصن حصین
بھاگے جاتے ہیں یہ احمق کیوں بھلا سوئے حباب

امر بالمعروف کا بیڑا اٹھاتے ہیں جو لوگ
انکو دینا چاہتے ہیں ہر طرح کا یہ عذاب

پر جو مولا کی رضا کیواسطے کرتے ہیں کام
اور ہی ہوتی ہے انکی عزّت و شان و آب و تاب

وہ شجر ہیں سنگ باروں کو بھی جو دیتے ہیں پھل
ساری دنیا سے نرالا انکا ہوتا ہے جواب

لوگ اُن کے لاکھ دشمن ہوں وہ سب کے دوست ہیں
خاک کے بدلہ میں ہیں وہ پھینکتے مشک و گلاب

یاالہٰی آپ ہی اب میری نصرت کیجئے۔
کام لاکھوں ہیں مگر ہے زندگی مثلِ حباب

کیا بتاؤں کسقدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا
سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

میں ہوں خالی ہاتھ مجھ کو یونہی جانے دیجئے
شاہ ہو کر آپ کیا لینگے فقیروں سے حساب

تشنگی بڑھتی گئی جتنا کیا دنیا سے پیار
پانی سمجھے تھے جسے وہ تھی حقیقت میں سراب

میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو
جس جگہ نازل ہوئی مولا تری اُمّ الکتاب

ابن ابراہیم آئے تھے جہاں با تشنہ لب
کر دیا خشکی کو تو نے انکی خاطر آب آب

میرے والد کو بھی ابراہیم ہے تو نے کہا
جس کو جو چاہے بنائے تیری ہے عالیجناب

ابن ابراہیم بھی ہوں اور تشنہ لب بھی ہوں
اسلئے جاتا ہوں میں مکّہ کو با امید آب

اک رُخ روشن سدا رہتا ہے آنکھوں کے تلے
ہیں نظر آتے مجھے تاریک ماہ و آفتاب

اسقدر بھی بے رخی اچھی نہیں عشاق سے
ہاں کبھی تو اپنا چہرہ کیجئے گا بے نقاب

چشمۂ انوار میرے دل میں جاری کیجئے
پھر دکھا دیجئے مجھے عنوان روئے آفتاب

نوجوانوں کو نصیحت

بنگال کے گورنر لارڈ مائیکل کی نصیحت اہل ہند کے نوجوانوں کے واسطے بہت خیرخواہی سے پُر ہے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

میرا خیال ہے کہ آپ میں سے اکثر اب کالج چھوڑ کر زندگی کی جد و جہد میں داخل ہونے کے لئے طیار ہوں گے۔ میں آپ کے لئے ہر طرح کی کامیابی چاہتا ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ نے اس بارے میں اچھی طرح سے سوچ سمجھ لیا ہوگا۔ اور اپنے آئندہ کام کا خاکہ طیار کر لیا ہوگا۔ ہم یہاں ہندوستان میں اس امر پر جو کہ میری سمجھ میں نہیں آتا حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد سرکاری ملازمتوں کو ہی کیوں ایک ایسا پیشہ خیال کرتی ہے۔ جس کی ان میں اکثر کو پیروی کرنی لازمی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اس میں کشش ہے۔ یا شاید اس کی یہ وجہ ہو کہ اور پیشوں میں ابتدائی داخلہ زیادہ مشکل ہے لیکن سرکاری ملازمتوں کی تعداد بھی تو بہت محدود سی ہے اور میری رائے میں ہمارے کالج سے نکلنے والے طلبا کی تعداد کے مقابلے میں یہ تعداد ہمیشہ ہی محدود رہے گی۔ لہذا میں اسے نہایت پسندیدہ اور ضروری سمجھتا ہوں کہ طالب علم بھی اس نکتہ کو پہلے کی نسبت نہایت اچھی طرح سمجھ لیں۔

ہر روز میں ایسے نوجوانوں کی بابت سُنتا ہوں جن کے والدین نے انہیں اعلا اور عمدہ تعلیم دی ہے۔ جن کا یونیورسٹی کا زمانہ بھی نہایت شاندار رہا ہے۔ لیکن جو کہ اپنے گھروں میں جا کر سرکاری ملازمت کرنے کی امید میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے سخت مایوسی اور نا اُمیدی برداشت کرتے ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ میں سے کسی کے ساتھ ایسی صورت پیش نہ آئے گی۔ اور آپ لوگوں نے خواہ سرکاری ملازمت ہی آپ کا مقصد کیوں نہ ہو اپنی کمان کے لئے کوئی اور ڈور تجویز کر لی ہوگی ٭

مسلم انڈیا و اسلامک ریویو

میں نے پچھلے خط میں برادران ملت کو اطلاع دی تھی کہ میں نے ایک رسالہ مستقل طور پر ماہواری یہاں سے شائع کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ کل مضامین پریس پر جا چکے ہیں۔ اور اگلے ہفتہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ رسالہ جس کا نام عنوان پر دیا ہے۔ احباب کی خدمت میں پہونچ جاویگا۔ اس میں بعض وہ باتیں لکھی گئی ہیں۔ جن کے متعلق یہاں کے بشپوں اور مسیحی فاضلان الہیات سے گفتگو ہوئی۔ اور انہوں نے اپنی کمزوری کو تسلیم کیا۔ اللہ تعالےٰ اس رسالہ کو یہاں کی ہدایت کا موجب کرے۔ برادران میں آپ سے قلمی اور مالی امداد کا ملتجی ہوتا ہوں۔ اب آپ دریغ نہ فرماویں۔ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکاں زند – چوں خدا خواہد سے پٹے قومی مسیحی دادہ اند کو خوب یاد رکھو۔ میں دُعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ مسیحی قوم میں اس نور کے پھیلانے کی توفیق مجھے بخشے۔ والسلام

خواجہ کمال الدین۔ معرفت نیشنل بنک آف انڈیا ۲۶ بشپ گیٹ۔ لنڈن

ٹورنمنٹ

جناب اڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گورداسپور ٹورنمنٹ کا حال آپ کے اخبار میں چھپا ہے چونکہ میں اس میں موجود تھا۔ اس لئے بعض باتیں جو رہ گئی ہیں۔ عرض کرتا ہوں ٭

انتظام میں جناب آغا محمد حسین خان صاحب تحصیلدار۔ اور میاں عطاء الحق صاحب انسپکٹر آبکاری نے بہت حصہ لیا ہے۔ اور اس کے علاوہ راجہ فیض اللہ خان صاحب سب انسپکٹر نے اپنے طور پر اس میں بہت دلچسپی لی ہے۔ اور ان سب نے قادیان کی ٹیم کی بہت ہی خاطر کی۔ بالخصوص آغا صاحب نے حد درجے کی شرافت کا برتاؤ کیا۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب کی توجہ بھی قابل شکر ہے۔ کہ ان کے حسن انتظام سے امسال کوئی شکایت کھیلنے والوں کو پیدا نہیں ہوئی۔

عبد المجید خاں کلرک دفتر محاسب۔ قادیان

مفرّح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے بھی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - بذکر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے + رعایتی قیمت ماہ مارچ کے واسطے چار روپے (للعہ) +

کشتۂ جریان

15/26

غرباء کی درخواست منظور بجائے تین روپیہ کے ڈھائی روپے - جریان - کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوتا ہے خدا تعالےٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا +

جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا - یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں مالیخولیا - نسیان - کمی خون - دل کا دھڑکنا - ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - ناامیدی - بیخوابی - خوف غمگینی - نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے ہرگز بیخوف و بیفکر نہ ہو - ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالےٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پا گئے بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فائدہ اٹھائے - قیمت ۲۴ روز ۳ روپیہ معہ سفوف ہے - محصولڈاک بذمہ خریدار +

المشتہر نظام جان معہ عبدالرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی ادویات

محتاج تعریف نہیں رہیں کیونکہ ۲۸ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہیں اور مفید ثابت ہو رہی ہیں چند ادویات کا اشتہار مختصر طور پر دیا جاتا ہے پوری فہرست منگوا کر دیکھئے +

دمہ کی دوا

دوا ایک ہی خوراک سے دمہ دب جاتا ہے تھوڑے دنوں کے استعمال سے دمہ جڑھ سے جاتا رہتا ہے قیمت فی شیشی ۱ محصول ۵ ر

ای اوڈائی زڈ سالسہ

پوٹاس اوڈائی زڈ اور کئی ایک چیزوں کی آمیزش کے بہ اعتبار سالسوں وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے اور قوت لاتا ہے - ۲۲ خوراک کی شیشی عہ خرچ محصول ۶ ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دا سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

36/51

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصے شائع ہو رہا ہے - اس اشتہار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بتایا ہوا ہے آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑبال - سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۱ قسم دوم ۸ قسم سوم ۴ - اصلی ممیرا کی قیمت ۱۰ فی تولہ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعایتی قیمت فی تولہ ۸ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - ترکیب استعمال - ممیرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں لگا لیا جاوے - یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں - ان کے لئے بہت مفید ہے +

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت درج ذیل ہے - مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دق - شیخوخیت و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی - یبوست و درد مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت ۱۲ ر تولہ قسم دوم ۸ ر +

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں - مشہدی اور پشاوری - بادامی سیاہ اور سفید - ماشی اور سوتی - ٹیری - صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت پر مل سکتی ہیں -

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر - قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں قیمت مبلغ ۱۰

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان - ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحیٔ عرب صاحب مولوی فاضل وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے - اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے - بدن میں تھکان نہیں ہوتی - کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے - پہلے اس کی قیمت بہت تھی مگر آجکل عرب صاحب نے پچاس گولی کا ایک روپیہ کر دیا ہے - تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے -

ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیاں - ضلع گورداسپور

مَیں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے - (ایڈیٹر)